اُردو کے
ابتدائی قواعد

مصنّفہ

محمد حمید کوثر
پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان

نام کتاب:	اردو کے ابتدائی قواعد
مرتبہ	مولانا محمد حمید کوثر
اشاعت باراوّل (انڈیا):	2011ء
اشاعت ھذا باردوم (انڈیا):	2017ء
تعداد:	1000
مطبع:	فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان
ناشر	نظارت نشر واشاعت قادیان
	ضلع: گورداسپور، پنجاب، انڈیا، 143516

Name of the Book:	Urdu ke Ibtidaaee Qawaaed
Compiled By	Muhammad Hameed Kousar
First edition India:	2011
Present edition India:	2017
Quantity:	1000
Printed at:	Fazl-e-Umar Printing Press Qadian
Published by:	Nazarat Nashr-o-Isha,at Qadian
	Dist; Gurdaspur, Punjab, India, 143516

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ضروری ہدایات

عزیز طلبا جامعہ احمدیہ قادیان!

کسی بھی زبان کو سیکھنے کے لئے کچھ اصول اور قوانین بنائے جاتے ہیں۔جن کی مدد سے انسان وہ زبان آسانی سے سیکھ سکتا ہے۔نیز اپنے مافی الضمیر کو لکھتے اور بولتے وقت غلطیوں سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔ اردو زبان سیکھنے کے لئے بھی قواعد مرتب کئے گئے ہیں جو زیادہ تر عربی اور فارسی سے لئے گئے ہیں۔ان قواعد کو بڑے آسان اور سہل طریق پر اس کتاب میں تحریر کیا گیا ہے۔اگر آپ انہیں سمجھتے ہوئے اپنی تحریر وتقریر میں استعمال کریں گے تو ان شاء اللہ تعالیٰ جلد اردو سیکھ جائیں گے۔اور عربی قواعد سیکھنے کے لئے بھی بہت مفید ومددگار ثابت ہوں گے۔

خاکسار

محمد حمید کوثر

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱	لفظ کی قسمیں	۷
۲	اسم کی پہلی قسم	۱۰
۳	فعل	۱۲
۴	ماضی کی گردان	۱۴
۵	ماضی قریب کی گردان	۱۶
۶	ماضی قریب کی دوسری گردان	۱۷
۷	ماضی بعید کی پہلی گردان	۱۹
۸	ماضی بعید کی دوسری گردان	۲۰
۹	ماضی استمراری	۲۳
۱۰	ماضی استمراری کی گردان	۲۳
۱۱	زمانہ حال	۲۶
۱۲	فعل زمانہ مستقبل میں	۲۸

۱۳	فعل مضارع اور فعل امر	۳۰
۱۴	معروف اور مجہول	۳۲
۱۵	گردان فعل مجہول	۳۳
۱۶	مختلف حالتوں میں اہم الفاظ کا استعمال	۳۵
۱۷	فاعل، اسم فاعل	۴۴
۱۸	مفعول اور اسم مفعول	۴۵
۱۹	فعل لازم، فعل متعدی	۴۶
۲۰	اسم کی قسمیں : معرفہ اور نکرہ	۴۷
۲۱	اسم اشارہ	۵۰
۲۲	اسم آلہ اور اسم ظرف	۵۳
۲۳	اسم صفت	۵۴
۲۴	مبتداء، خبر	۵۴
۲۵	مذکر و مؤنث	۵۶
۲۶	انسانوں کی تذکیر و تانیث	۵۶
۲۷	حیوانات کی تذکیر و تانیث	۵۸
۲۸	جسم کے اعضاء جو مؤنث استعمال ہوتے ہیں	۵۹
۲۹	مذکر اسماء	۵۹

۳۰	مؤنث اسماء	۶۰
۳۱	واحد وجمع	۶۱
۳۲	اسم جمع	۶۲
۳۳	جنس اور اسم جنس	۶۳
۳۴	اوزان یا ابواب	۶۳
۳۵	ابجد کے اعداد	۶۵
۳۶	متضاد الفاظ	۶۸
۳۷	ہم آواز الفاظ	۷۰
۳۸	ضرب الامثال	۷۲
۳۹	محاورات	۷۶
۴۰	علامات تحریر	۸۴
۴۱	علامات	۸۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لفظ کی قسمیں
اسم، فعل اور حرف کی تعریف

سوال :: لفظ کسے کہتے ہیں؟

جواب :: انسان منہ سے جو کچھ بولتا ہے اسے لفظ کہتے ہیں۔ جیسے خدا، رسول، نماز روٹی، ووٹی، پانی، وانی۔

سوال :: لفظ کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب :: لفظ کی دو قسمیں ہیں: (۱) کلمہ (۲) مہمل

سوال :: کلمہ کسے کہتے ہیں؟

جواب :: کلمہ اُس بات کو کہتے ہیں جس کے معنی ہوں۔ اور جسے سن کر مفہوم سمجھ آتا ہو جیسے خدا، رسول، نماز وغیرہ۔

سوال :: مہمل کسے کہتے ہیں؟

جواب :: وہ بات یا لفظ جس کے کوئی معنی و مطلب نہ ہوں۔ جیسے ووٹی، وانی وغیرہ۔

سوال :: اسم کسے کہتے ہیں؟

جواب :: اسم نام کو کہتے ہیں ۔اور اسم کی جمع اسماء ہے ۔آدمیوں ، جانوروں اور چیزوں کے ناموں کو اسماء کہتے ہیں ۔ جیسے خالد ، احمد، محمود، زید،بکر،بکری، گائے مرغی،کبوتر،آلو،ٹماٹروغیرہ۔

نیز اسم کی ایک پہچان یہ بھی ہے کہ اگر یہ اکیلا بولا جائے تو بات سمجھ آجاتی ہے جیسے۔اگرزیدنام لیاجائےتو ذہن میں آئے گا کہ یہ کسی انسان کا نام ہے۔پھراس کےمعنی میں ماضی ، حال ، مستقبل تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ بھی نہیں پایا جاتا ۔اس لئے اسےاسم کہاجاتاہے۔

سوال :: فعل کسے کہتے ہیں؟

جواب :: ایسا کلمہ جواگراکیلا بولا جائے تو مطلب سمجھ میں آجاتاہےاوراس میں ماضی ، حال اورمستقبل تینوں زمانوں میں سے کسی زمانے کا ذکرہومثلاً ''آیا''اس کلمہ کو سننے سے یہ سمجھ آتاہے کہ کوئی آدمی ماضی میں آیاہے۔''آرہاہے''اس کلمہ کو سننے سے سمجھ آتاہے کہ کوئی آدمی حال کےزمانہ میں آرہاہے۔''آئیگا''اس کلمہ کے سننے سے یہ سمجھ آتاہے کہ کوئی آدمی مستقبل یعنی آئندہ زمانہ میں آئے گا۔

سوال :: حرف کسے کہتے ہیں؟

جواب :: حرف ا، ب، پ، ت کو بھی کہتے ہیں۔مگر یہاں جس حرف کا ذکر ہو رہا ہے وہ ایسا کلمہ ہے جو اگر اکیلا بولا جائے تو کچھ بھی مطلب سمجھ نہیں آتا۔جیسے ''کو''۔''تک''۔''سے'' ۔وغیرہ۔حروف دو اسموں یا اسم اور فعل کو ملانے کے لئے آتے ہیں۔اور تب ہی ان کا مفہوم سمجھ آتا ہے۔جیسے: گھر سے بازار تک ۔زید نے کاشف کو مارا۔ان مثالوں میں 'تک'-'سے'-'کو'-حروف ہیں۔

مشق

مندرجہ ذیل جملوں میں سے اسم، فعل اور حرف کی شناخت کریں۔

(۱) زید نے چاول کھائے۔

(۲) عمر کو استاد پڑھاتا ہے۔

(۳) خالد نے کہا کہ وہ کل آئے گا۔

(۴) محمود کو حامد نے کتاب پڑھائی۔

(۵) آدمی گھوڑے پر سوار ہے۔

(۶) ہاتھی جنگل میں رہتا ہے۔

❁❁❁

اسم کی پہلی قسم

سوال :: بناوٹ کے لحاظ سے اسم کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب :: بناوٹ کے لحاظ سے اسم کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) جامد (۲) مصدر (۳) مشتق۔

سوال :: اسم جامد کی کیا پہچان (تعریف) ہے؟

جواب :: جامد اسم کی ایسی قسم ہے جس سے کوئی دوسرا لفظ نہیں بنتا۔ اور نہ یہ کسی دوسرے سے بنتا ہے۔ اور عام طور پر یہ انسانوں، جانوروں، پرندوں اور چیزوں کے نام ہوتے ہیں۔ جیسے گائے، بیل، گھوڑا، شیر، چاقو، قلم، مور، ہمالیہ، پہاڑ وغیرہ۔

سوال :: اسم مشتق کسے کہتے ہیں؟

جواب :: مشتق کے معنی دوسرے لفظ سے نکلنے کے ہیں۔ مثلاً 'کھانے والا' ۔ 'کھایا ہوا' ۔ 'کھانے کی جگہ' یہ تینوں مصدری (یعنی بنیادی) لفظ سے نکلے ہیں۔ اب ہم اس طرح کہیں گے کہ یہ تینوں اپنے مصدر ''کھانا'' سے مشتق ہیں۔

سوال :: مصدر کسے کہتے ہیں؟

جواب :: مصدر وہ بنیادی لفظ ہے، جس سے دوسرے الفاظ اپنے مطلب کے بنائے

جاتے ہیں۔مثلاً ''پینا'' مصدر ہے۔اس سے پیا، پیتا ہے، پی، پلاؤ، پینے والا، پلانے والا،اسی طرح ''چلنا'' مصدر ہے اس سے چلا، چلتا ہے، چل، چلنے والا، چلا گیا۔ یہ سب مشتق ہیں۔مصدر کے آخر میں ہمیشہ 'نا' آتا ہے۔

مشق

درج ذیل جملوں میں سے جامد اور مشتق کی شناخت کریں۔اور ہر مشتق کا مصدر لکھیں؟

(۱) گائے گھاس چرتی ہے۔

(۲) مور درخت پر بیٹھا ہے۔

(۳) میں قلم سے لکھتا ہوں۔

(۴) پرندے اپنے گھونسلوں میں رہتے ہیں۔

(۵) اونچے پہاڑ پر برف پڑتی ہے۔

نوٹ :: اگلے سبق میں فعل کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اسم کے متعلق کچھ اور قواعد آگے آئیں گے۔

فعل

سوال :: فعل کی تعریف کیا ہے؟

جواب :: ایسا کلمہ جو اگر اکیلا بولا جائے تو مطلب سمجھ میں آجاتا ہے۔اور اس میں ماضی، حال، مستقبل تینوں زمانوں میں سے کسی زمانے کا ذکر ہو۔جیسے لکھا، گیا، دوڑا وغیرہ۔

سوال ::زمانہ کے لحاظ سے فعل کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب :: فعل کی چھ قسمیں ہیں ۔(۱)ماضی (۲)حال (۳)مستقبل (۴)مضارع (۵)امر (۶)نہی

سوال :: ماضی کی کیا تعریف ہے؟

جواب :: ماضی اُس فعل کو کہتے ہیں جو گزرے ہوئے زمانے میں ہوا ہو۔مثلاً لکھا، سویا، پڑھا وغیرہ۔

سوال :: ماضی کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب :: ماضی کی قسمیں تو بہت ہیں مگر یہاں چار اہم قسموں کا ذکر کیا جاتا ہے۔(۱)ماضی مطلق (۲)ماضی قریب (۳)ماضی بعید (۴)ماضی استمراری

سوال :: ماضی مطلق کسے کہتے ہیں؟

جواب :: جس فعل میں گزرے ہوئے زمانے میں کام کے ہونے کا ذکر ہو۔یہ ذکر نہ ہو کہ وہ کام بہت پہلے ہوا تھا۔یا ابھی تھوڑی دیر پہلے ہوا ہے۔ایسے فعل کو ماضی مطلق کہتے ہیں

مثلاً یہ کہا جائے ''اس ایک مرد نے مارا'' اس جملے سے ہمیں یہ علم تو ہو رہا ہے کہ ''گزرے ہوئے زمانے میں مارا'' مگر یہ علم نہیں ہو رہا کہ بہت سال پہلے مارا یا کچھ عرصہ پہلے مارا۔

سوال :: ماضی قریب کسے کہتے ہیں؟

جواب :: اگر کوئی کام فوراً ہوا ہو تو اسے ماضی قریب کہتے ہیں۔ مثلاً ''اس نے کھانا ختم کرلیا ہے''۔ ماضی قریب کے آخر میں اکثر ''ہے'' آتا ہے۔

سوال :: ماضی بعید کی کیا تعریف ہے؟

جواب :: اگر کوئی کام بہت مدت پہلے ہوگیا ہو تو اُسے ماضی بعید کہتے ہیں۔ مثلاً ''اُس نے کھانا ختم کرلیا تھا''۔ ماضی بعید کے آخر میں اکثر ''تھا'' آتا ہے۔

سوال :: ماضی استمراری کی کیا تعریف ہے؟

جواب :: اگر گزرے ہوئے زمانے میں کسی کام کے بار بار ہونے کا ذکر ہو تو اُسے ماضی استمراری کہا جاتا ہے۔ مثلاً ''وہ کھانا کھایا کرتا تھا''۔

سوال: ماضی مطلق کی اردو میں گردان کیسے لکھی جائے گی؟

جواب :: فعل یا اسم کے صیغوں (جملوں) کو خاص ترتیب سے لکھنا یا بیان کرنا گردان کہلاتا ہے۔ یہاں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ اردو میں ایک کو واحد، اور ایک سے زائد کو جمع کہتے ہیں۔ لیکن عربی میں واحد۔ تثنیہ۔ جمع۔ استعمال ہوتے ہیں۔ کیونکہ طلبا نے آئندہ عربی قواعد بھی پڑھنے اور سمجھنے ہیں، اس لئے تثنیہ کے صیغے بھی تحریر کردئے گئے ہیں۔ تثنیہ دو کو کہتے ہیں۔

ماضی کی گردان

نمبر شمار	علامت صیغہ	صیغہ
۱	واحد۔مذکر۔غائب	اس ایک مرد نے لکھا
۲	تثنیہ۔مذکر۔غائب	ان دو مردوں نے لکھا
۳	جمع۔مذکر۔غائب	ان سب مردوں نے لکھا
۴	واحد۔مؤنث۔غائب	اس ایک عورت نے لکھا
۵	تثنیہ۔مؤنث۔غائب	ان دوعورتوں نے لکھا
۶	جمع۔مؤنث۔غائب	ان سب عورتوں نے لکھا
۷	واحد۔مذکر۔مخاطب	تو ایک مرد نے لکھا
۸	تثنیہ۔مذکر۔مخاطب	تم دو مردوں نے لکھا
۹	جمع۔مذکر۔مخاطب	تم سب مردوں نے لکھا
۱۰	واحد۔مؤنث۔مخاطب	تو ایک عورت نے لکھا
۱۱	تثنیہ۔مؤنث۔مخاطب	تم دوعورتوں نے لکھا
۱۲	جمع۔مؤنث۔مخاطب	تم سب عورتوں نے لکھا
۱۳	واحد۔متکلم۔مذکر	میں نے لکھا
۱۴	واحد۔متکلم۔مؤنث	میں نے لکھا

۱۵	جمع۔متکلم۔مذکر	ہم نے لکھا
۱۶	جمع۔متکلم۔مؤنث	ہم نے لکھا

مشق

(۱) مندرجہ ذیل عبارت اپنی کاپی میں خوشخط لکھیں اور ماضی مطلق کی شناخت کر کے اس کے نیچے سرخ روشنائی سے نشان لگائیں :-

''میں صبح پانچ بجے نیند سے بیدار ہوا،اور وضو کیا،پھر مسجد گیا اور تہجد کی آٹھ رکعات نماز ادا کی۔تھوڑی دیر کے بعد اذان ہوگئی۔اور میں نے دو رکعت سنتیں ادا کیں۔امام صاحب آئے اور مؤذن نے تکبیر کہی۔امام صاحب نے نماز پڑھائی۔پھر ایک مولوی صاحب نے درس دیا۔میں مسجد سے واپس آیا اور قرآن مجید کے ایک پارہ کی تلاوت کی۔صبح سات بجے ناشتہ کیا اور پونے آٹھ بجے جامعہ میں حاضر ہوا۔''

(۲) ہر طالب علم اپنی اپنی کاپی میں مذکورہ بالا عبارت کی طرح ایسی عبارت لکھے جس میں کم از کم دس مرتبہ ماضی مطلق آیا ہو۔

سوال :: ماضی قریب کی گردان بنانے کا کیا طریق ہے؟

جواب :: ماضی کے ہر صیغہ کے آخر میں "ہے" لگادیں تو ماضی قریب بن جائے گا۔

❁❁❁❁

ماضی قریب کی گردان

صیغہ	علامت صیغہ	نمبر شمار
اُس ایک مرد نے لکھا ہے۔	واحد۔مذکر۔غائب	۱
اُن دو مردوں نے لکھا ہے۔	تثنیہ۔مذکر۔غائب	۲
اُن سب مردوں نے لکھا ہے۔	جمع۔مذکر۔غائب	۳
اُس ایک عورت نے لکھا ہے۔	واحد۔مؤنث۔غائب	۴
اُن دو عورتوں نے لکھا ہے۔	تثنیہ۔مؤنث۔غائب	۵
اُن سب عورتوں نے لکھا ہے۔	جمع۔ مؤنث۔غائب	۶
تو ایک مرد نے لکھا ہے۔	واحد۔مذکر۔مخاطب	۷
تم دو مردوں نے لکھا ہے۔	تثنیہ۔مذکر۔مخاطب	۸
تم سب مردوں نے لکھا ہے۔	جمع۔مذکر۔مخاطب	۹
تو ایک عورت نے لکھا ہے۔	واحد۔ مؤنث۔مخاطب	۱۰
تم دو عورتوں نے لکھا ہے۔	تثنیہ۔ مؤنث۔مخاطب	۱۱
تم سب عورتوں نے لکھا ہے۔	جمع۔ مؤنث۔مخاطب	۱۲
میں (ایک مرد) نے لکھا ہے۔	واحد۔مذکر۔متکلم	۱۳
میں (ایک عورت) نے لکھا ہے۔	واحد۔مؤنث۔متکلم	۱۴
ہم (سب مردوں) نے لکھا ہے۔	جمع۔مذکر۔متکلم	۱۵
ہم (سب عورتوں) نے لکھا ہے۔	جمع۔ مؤنث۔متکلم	۱۶

ماضی قریب کی دوسری گردان

نمبر شمار	علامت صیغہ	صیغہ
۱	واحد۔مذکر۔غائب	وہ آیا ہے۔
۲	تثنیہ۔مذکر۔غائب	وہ دو آئے ہیں۔
۳	جمع۔مذکر۔غائب	وہ سب آئے ہیں۔
۴	واحد۔مؤنث۔غائب	وہ آئی ہے۔
۵	تثنیہ۔مؤنث۔غائب	وہ دو آئی ہیں۔
۶	جمع۔مؤنث۔غائب	وہ سب آئی ہیں۔
۷	واحد۔مذکر۔مخاطب	تو آیا ہے۔
۸	تثنیہ۔مذکر۔مخاطب	تم دونوں آئے ہو۔
۹	جمع۔مذکر۔مخاطب	تم سب آئے ہو۔
۱۰	واحد۔مؤنث۔مخاطب	تو ایک عورت آئی ہے۔
۱۱	تثنیہ۔مؤنث۔مخاطب	تم دو عورتیں آئی ہو۔
۱۲	جمع۔مؤنث۔مخاطب	تم سب عورتیں آئی ہو۔
۱۳	واحد۔متکلم۔مذکر	میں آیا ہوں۔
۱۴	واحد۔متکلم۔مؤنث	میں آئی ہوں۔
۱۵	جمع۔متکلم۔مذکر	ہم آئے ہیں۔
۱۶	جمع۔متکلم۔مؤنث	ہم آئی ہیں

مشق

(۱) مندرجہ ذیل عبارت اپنی کاپی میں خوشخط لکھیں اور ماضی قریب شناخت کر کے اس کے نیچے سرخ روشنائی سے نشان لگائیں۔

جامعہ کے ایک طالب علم نے کھیل کے میدان میں جانے سے پہلے اپنی کاپی میں مندرجہ ذیل عبارت تحریر کی :-

''میں نے دوپہر مطالعہ میں گزاری ہے، عصر کی نماز بھی ادا کر لی ہے، حقیقۃ الوحی کا درس بھی سن لیا ہے، اور چائے کی دوکان سے گرم دودھ پی لیا ہے، مجھے کافی دیر سے پیاس محسوس ہو رہی تھی دودھ پینے سے پہلے پانی پی لیا ہے، کچھ بسکٹ بھی کھا لئے ہیں، کپڑے بھی تبدیل کر لئے ہیں اور اپنی الماری کو تالا لگا دیا ہے، چابی جیب میں رکھ لی ہے، سائیکل میں ہوا بھر لی ہے، اب میں اس پر سوار ہو کر کھیلنے جا رہا ہوں۔''

مغرب کی نماز کے بعد اُس نے لکھا:

''میں کھیل کر واپس آ گیا ہوں، میں نے نہا لیا ہے، کپڑے تبدیل کر لئے ہیں، مغرب کی نماز ادا کر لی ہے، با جماعت نماز کے بعد دو سنتیں بھی ادا کر لی ہیں، رات کا کھانا کھا لیا ہے، اب میں ڈائننگ ہال میں ایم۔ٹی۔اے دیکھ رہا

ہوں،اور ڈائیری لکھ رہا ہوں۔''

(۲) ہر طالب علم اپنی اپنی کاپی میں مذکورہ بالا عبارت کی طرح ایسی عبارت لکھے جس میں دس بار ماضی قریب استعمال ہوا ہو۔

سوال :: ماضی بعید کی گردان کا کیا طریق ہے؟

جواب :: ماضی کے ہر صیغے کے آخر میں "تھا" لگا دیا جائے تو ماضی بعید بن جاتا ہے۔

ماضی بعید کی پہلی گردان

نمبر شمار	علامت صیغہ	صیغہ
۱	واحد۔مذکر۔غائب	اُس ایک مرد نے لکھا تھا
۲	تثنیہ۔مذکر۔غائب	اُن دو مردوں نے لکھا تھا
۳	جمع۔مذکر۔غائب	اُن سب مردوں نے لکھا تھا
۴	واحد۔مؤنث۔غائب	اُس ایک عورت نے لکھا تھا
۵	تثنیہ۔مؤنث۔غائب	ان دو عورتوں نے لکھا تھا
۶	جمع۔مؤنث۔غائب	اُن سب عورتوں نے لکھا تھا

	علامت صیغہ	صیغہ
۷	واحد۔مذکر۔مخاطب	تو ایک مرد نے لکھا تھا
۸	تثنیہ۔مذکر۔مخاطب	تم دو مردوں نے لکھا تھا
۹	جمع۔مذکر۔مخاطب	تم سب مردوں نے لکھا تھا
۱۰	واحد۔مؤنث۔مخاطب	تو ایک عورت نے لکھا تھا
۱۱	تثنیہ۔مؤنث۔مخاطب	تم دو عورتوں نے لکھا تھا
۱۲	جمع۔مؤنث۔مخاطب	تم سب عورتوں نے لکھا تھا
۱۳	واحد ۔مذکر۔متکلم	میں نے لکھا تھا
۱۴	واحد ۔مؤنث۔متکلم	میں نے لکھا تھا
۱۵	جمع ۔مذکر۔متکلم	ہم نے لکھا تھا
۱۶	جمع۔مؤنث۔متکلم	ہم نے لکھا تھا

ماضی بعید کی دوسری گردان

نمبر شمار	علامت صیغہ	صیغہ
۱	واحد۔مذکر۔غائب	وہ ایک مرد آیا تھا
۲	تثنیہ۔مذکر۔غائب	وہ دو مرد آئے تھے

	علامت صیغہ	صیغہ
۳	جمع۔مذکر۔غائب	وہ سب مرد آئے تھے
۴	واحد۔مؤنث۔غائب	وہ ایک عورت آئی تھی
۵	تثنیہ۔مؤنث۔غائب	وہ دو عورتیں آئیں تھیں
۶	جمع۔مؤنث۔غائب	وہ سب عورتیں آئیں تھیں
۷	واحد۔مذکر۔مخاطب	تو ایک مرد آیا تھا
۸	تثنیہ۔مذکر۔مخاطب	تم دو مرد آئے تھے
۹	جمع۔مذکر۔مخاطب	تم سب مرد آئے تھے
۱۰	واحد۔مؤنث۔مخاطب	تو ایک عورت آئی تھی
۱۱	تثنیہ۔مؤنث۔مخاطب	تم دو عورتیں آئیں تھیں
۱۲	جمع۔مؤنث۔مخاطب	تم سب عورتیں آئیں تھیں
۱۳	واحد۔متکلم۔مذکر	میں آیا تھا
۱۴	واحد۔متکلم۔مؤنث	میں آئی تھی
۱۵	جمع۔متکلم۔مذکر	ہم آئے تھے
۱۶	جمع۔متکلم۔مؤنث	ہم عورتیں آئی تھیں

مشق

(۱) مندرجہ ذیل عبارت اپنی کاپی میں خوشخط لکھیں ۔اور ماضی بعید شناخت کرکےاس کے نیچے لال روشنائی سےنشان لگائیں ۔

’’خاکسار نے بچپن میں ہی جامعہ احمدیہ قادیان میں تعلیم حاصل کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ میں اور میرا بھائی دونوں آنا چاہتے تھے، مگر وہ بیمار ہوگیا تھا۔ میرے گاؤں کے بزرگ وقف نو کے بارے میں بتاتے تھے، میری چھوٹی بہن مجھے محنت سے تعلیم حاصل کرنے کی نصیحت کرتی تھی، بڑی بہنیں بھی مجھے مبلغ اسلام بننے کی ترغیب دلاتی تھیں، قادیان آنے کے بعد میں نے اپنے والد صاحب کو اپنی پڑھائی کے بارے میں خط لکھا تھا، میرے ہم جماعت دوستوں نے بتایا کہ انہوں نے بھی وقف کے بارے میں حضور اقدس کا خطبہ سنا تھا۔‘‘

(۲) ہر طالب علم اپنی اپنی کاپی میں مذکورہ بالا عبارت کی طرح ایسی عبارت لکھے جس میں کم از کم دس مرتبہ ماضی بعید آیا ہو۔

ماضی استمراری

ماضی استمراری وہ ماضی ہے جس میں گزرے ہوئے زمانے میں کسی کام کے بار بار ہونے کا ذکر ہو۔ مثلاً زید اپنے بچپن میں روز اسکول جایا کرتا تھا۔ استاد اسے پڑھایا کرتا تھا۔ اور وہ کاپی پر لکھا کرتا تھا۔ جن الفاظ کے نیچے لکیر کھینچی گئی ہے وہ ماضی استمراری ہیں۔

ماضی استمراری کی گردان

نمبر شمار	علامت صیغہ	صیغہ
۱	واحد۔ مذکر۔ غائب	وہ ایک مرد لکھا کرتا تھا
۲	تثنیہ۔ مذکر۔ غائب	وہ دو مرد لکھا کرتے تھے
۳	جمع۔ مذکر۔ غائب	وہ سب مرد لکھا کرتے تھے
۴	واحد۔ مؤنث۔ غائب	وہ ایک عورت لکھا کرتی تھی
۵	تثنیہ۔ مؤنث۔ غائب	وہ دو عورتیں لکھا کرتی تھیں
۶	جمع۔ مؤنث۔ غائب	وہ سب عورتیں لکھا کرتی تھیں
۷	واحد۔ مذکر۔ مخاطب	تو ایک مرد لکھا کرتا تھا

نمبر شمار	علامت صیغہ	صیغہ
۸	تثنیہ۔مذکر۔مخاطب	تم دو مرد لکھا کرتے تھے
۹	جمع۔مذکر۔مخاطب	تم سب مرد لکھا کرتے تھے
۱۰	واحد۔مؤنث۔مخاطب	تو ایک عورت لکھا کرتی تھی
۱۱	تثنیہ۔مؤنث۔مخاطب	تم دو عورتیں لکھا کرتی تھیں
۱۲	جمع۔مؤنث۔مخاطب	تم سب عورتیں لکھا کرتی تھیں
۱۳	واحد۔مذکر۔متکلم	میں (ایک مرد) لکھا کرتا تھا
۱۴	واحد۔مؤنث۔متکلم	میں (ایک عورت) لکھا کرتی تھی
۱۵	جمع۔مذکر۔متکلم	ہم (سب مرد) لکھا کرتے تھے
۱۶	جمع۔مؤنث۔متکلم	ہم (سب عورتیں) لکھا کرتی تھیں

مشق

(۱) مندرجہ ذیل عبارت اپنی کاپی میں خوشخط لکھیں اور ماضی استمراری شناخت کرکے اس کے نیچے لال روشنائی سے نشان لگائیں۔

میں جب ابتدائی (پرائمری) اسکول میں پڑھا کرتا تھا۔میرے

پاس ایک سائیکل ہوا کرتی تھی۔میں اس سے ہر روز اسکول جایا کرتا تھا۔وہ سائیکل راستے میں خراب ہو جایا کرتی تھی۔ میں اسکی مرمت کرایا کرتا تھا۔اور ہر روز اس کی مرمّت پر پیسے خرچ کیا کرتا تھا۔میرے پاس چائے پینے کے لئے بھی پیسے نہیں بچتے تھے ۔وہ سائیکل مجھے بہت تنگ کرتی تھی۔اس کی خرابی کی وجہ سے میں اسکول دیر سے پہنچا کرتا تھا۔استاد مجھ سے تاخیر کی وجہ پوچھا کرتے تھے۔میں خاموش رہا کرتا تھا۔اسکول میں ایک چھوٹی لڑکی بھی اس سائیکل کو کبھی کبھی چلایا کرتی تھی۔وہ اکثر گر جایا کرتی تھی۔اور سائیکل کو برا بھلا کہا کرتی تھی ۔دوسری لڑکیاں اس پر ہنسا کرتی تھیں اوراس کو چپ کرایا کرتی تھیں

(۲) ہر طالب علم اپنی اپنی کاپی پر مذکورہ بالا عبارت کی طرح ایسی عبارت لکھے جس میں کم ازکم دس مرتبہ ماضی استمراری آیا ہو۔

سوال :: فعل کی دوسری قسم ''حال'' ہے اس کی کیا تعریف ہے؟

جواب :: حال وہ فعل ہے جس میں جاری زمانے میں واقع ہونے والے کام کا ذکر ہو، مثلاً ''وہ لکھ رہا ہے'' یعنی جاری زمانے میں وہ لکھنے کا کام کررہا ہے۔ گردان کے جملوں پر غور کریں :

زمانہ حال

نمبر شمار	علامت صیغہ	صیغہ
۱	واحد۔ مذکر۔ غائب	وہ ایک مرد لکھ رہا ہے
۲	تثنیہ۔ مذکر۔ غائب	وہ دو مرد لکھ رہے ہیں
۳	جمع۔ مذکر۔ غائب	وہ سب مرد لکھ رہے ہیں
۴	واحد۔ مونث۔ غائب	وہ ایک عورت لکھ رہی ہے
۵	تثنیہ۔ مؤنث۔ غائب	وہ دو عورتیں لکھ رہی ہیں
۶	جمع۔ مؤنث۔ غائب	وہ سب عورتیں لکھ رہی ہیں
۷	واحد۔ مذکر۔ مخاطب	تو ایک مرد لکھ رہا ہے
۸	تثنیہ۔ مذکر۔ مخاطب	تم دو مرد لکھ رہے ہو
۹	جمع۔ مذکر۔ مخاطب	تم سب مرد لکھ رہے ہو
۱۰	واحد، مؤنث۔ مخاطب	تو ایک عورت لکھ رہی ہے
۱۱	تثنیہ۔ مؤنث۔ مخاطب	تم دو عورتیں لکھ رہی ہو
۱۲	جمع۔ مؤنث۔ مخاطب	تم سب عورتیں لکھ رہی ہو
۱۳	واحد۔ مذکر۔ متکلم	میں (ایک مرد) لکھ رہا ہوں
۱۴	واحد۔ مؤنث۔ متکلم	میں (ایک عورت) لکھ رہی ہوں

۱۵	جمع۔مذکر۔متکلم	ہم (سب مرد) لکھ رہے ہیں
۱۶	جمع۔مؤنث۔متکلم	ہم (سب عورتیں) لکھ رہی ہیں

مشق

(۱) مندرجہ ذیل عبارت اپنی کاپی میں خوشخط لکھیں اور حال کے صیغوں کو شناخت کر کے اس کے نیچے سرخ روشنائی سے نشان لگائیں۔

"اس وقت میں سڑک پر چل رہا ہوں، اور یہ دیکھ رہا ہوں کہ ایک نوجوان ایک ہاتھ سے موٹر سائیکل چلا رہا ہے، اور دوسرے ہاتھ میں موبائیل فون پکڑا ہوا ہے اور کسی سے باتیں کر رہا ہے، میں یہ سوچ رہا ہوں کہ وہ کتنا خطرناک کام کر رہا ہے، یہ لو، وہی ہوا جس کا خطرہ میں محسوس کر رہا ہوں، وہ ایک دوسری موٹر سائیکل سے ٹکرا گیا ہے، اور اسے شدید چوٹ لگی ہے، سر اور منہ سے خون بہہ رہا ہے، اس کے ارد گرد لوگ جمع ہو رہے ہیں، پولیس والے بھی اس کی طرف دوڑے جا رہے ہیں، ایمبولینس کو بلایا جا رہا ہے، بڑا خوفناک حادثہ ہوا ہے، اور یہ سزا اس نوجوان کو اپنی ہی بے وقوفی سے ملی ہے"

(۲) ہر طالب علم اپنی اپنی کاپی میں مذکورہ عبارت کی طرح ایسی عبارت لکھے جس میں کم از کم دس مرتبہ "حال" کا صیغہ آیا ہو

❁❁❁❁❁

سوال :: فعل مستقبل کی کیا تعریف ہے؟

جواب :: آنے والے زمانہ میں کسی کام کا ہونا فعل مستقبل کہلاتا ہے۔ مثلاً وہ لکھے گا

فعل زمانہ مُستقبل میں

نمبر شمار	علامت صیغہ	صیغہ
۱	واحد۔ مذکر۔ غائب	وہ ایک مرد لکھے گا
۲	تثنیہ۔ مذکر۔ غائب	وہ دو مرد لکھیں گے
۳	جمع۔ مذکر۔ غائب	وہ سب مرد لکھیں گے
۴	واحد۔ مؤنث۔ غائب	وہ ایک عورت لکھے گی
۵	تثنیہ۔ مؤنث۔ غائب	وہ دو عورتیں لکھیں گی
۶	جمع۔ مؤنث۔ غائب	وہ سب عورتیں لکھیں گی
۷	واحد۔ مذکر۔ مخاطب	تو ایک مرد لکھے گا
۸	تثنیہ۔ مذکر۔ مخاطب	تم دو مرد لکھو گے
۹	جمع۔ مذکر۔ مخاطب	تم سب مرد لکھو گے
۱۰	واحد۔ مؤنث۔ مخاطب	تو ایک عورت لکھے گی
۱۱	تثنیہ۔ مؤنث۔ مخاطب	تم دو عورتیں لکھو گی
۱۲	جمع۔ مؤنث۔ مخاطب	تم سب عورتیں لکھو گی
۱۳	واحد۔ مذکر۔ متکلم	میں ایک مرد لکھوں گا
۱۴	واحد۔ مؤنث۔ متکلم	میں ایک عورت لکھوں گی

	علامت صیغہ	صیغہ
۱۵	جمع ۔مذکر ۔متکلم	ہم (سب مرد) لکھیں گے
۱۶	جمع ۔مونث ۔متکلم	ہم (سب عورتیں) لکھیں گی

مشق

(۱) مندرجہ ذیل عبارت اپنی کاپی میں خوشخط لکھیں ،اور مستقبل کے صیغوں کی شناخت کر کے اس کے نیچے سرخ روشنائی سے نشان لگائیں:

''اے تمام لوگوسن رکھو یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین وآسمان بنایا۔وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا،اور حجت اور برہان کے رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا،وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا، جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا،خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا۔اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا۔یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔''

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۴ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۶۶)

(۲) ہر طالب علم اپنی اپنی کاپی میں ایسی عبارت لکھے جس میں کم از کم دس مرتبہ مستقبل کا صیغہ آیا ہو۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

فعل مضارع اور فعل امر

سوال :: فعل مضارع کی کیا تعریف ہے؟

جواب :: عربی زبان میں زمانہ حال اور زمانہ مستقبل کو اکٹھا بیان کیا جاتا ہے۔ مثلاً وہ لکھتا ہے یا لکھے گا' اکٹھا بیان کرنے کی صورت میں اسے فعل مضارع کہا جاتا ہے۔

سوال :: فعل امر کی کیا تعریف ہے؟

جواب :: فعل امر وہ فعل ہے، جس کے ذریعہ کسی کام کے کرنے کا حکم دیا جائے مثلاً استاد کسی طالب علم کو کہے : لکھ پڑھ

عام طور پر حکم مخاطب کو دیا جاتا ہے اس لئے امر کے صرف چھ صیغے ہیں۔ تین مذکر مخاطب اور تین مونث مخاطب کے لئے۔

(۱) تو (ایک مرد) کر۔

(عزت واحترام کے لئے اس طرح کہا جائے گا) آپ کریں۔

(۲) تم (دو مرد) کرو۔

(عزت واحترام کے لئے اس طرح کہا جائے گا) آپ دونوں کریں۔

(۳) تم (سب مرد) کرو۔

(عزت واحترام کے لئے اس طرح کہا جائے گا) آپ سب کریں۔

(۴) تو (ایک عورت) کر۔

(عزت واحترام کے لئے اس طرح کہا جائے گا) آپ کریں.

(۵) تم (دو عورتیں) کرو۔

(عزت واحترام کے لئے اس طرح کہا جائے گا) آپ دونوں کریں۔

(۶) تم (سب عورتیں) کرو۔

(عزت واحترام کے لئے اس طرح کہا جائے گا) آپ سب کریں۔

سوال :: فعل نہی کی کیا تعریف ہے؟

جواب :: فعل نہی میں کسی کام کے نہ کرنے کا حکم دیا جاتا ہے۔مثلاً نہ لکھ، شور مت کر وغیرہ۔

معروف اور مجہول

سوال :: فعل معروف کی کیا تعریف ہے؟

جواب :: فعل کی فاعل کے لحاظ سے دو قسمیں ہیں۔

(۱) فعل معروف (۲) فعل مجہول

(۱) فعل معروف :: جس فعل کے فاعل کا ہمیں علم ہو اُسے فعل معروف کہتے ہیں۔ مثلاً زید نے لکھا ''لکھا'' فعل ہے اور اس کا فاعل زید ہے۔ فعل کا فاعل ہماری پہچان اور ہمارے علم میں آ گیا اس لئے اسے فعل معروف کہا جاتا ہے۔ معروف کے معنے ہیں جانا پہچانا ہوا۔

سوال :: فعل مجہول کی کیا تعریف ہے؟

جواب :: جس فعل کا فاعل معلوم نہ ہو اُسے فعل مجہول کہا جاتا ہے۔ جیسے ابوجہل قتل کیا گیا۔ اس جملے میں قتل کیا گیا فعل مجہول ہے۔ کیوں کہ قتل کرنے والے کا علم نہیں ہے۔ مجہول کے معنے ہیں جس کے فاعل کا علم نہ ہو۔ فاعل کا علم نہ ہونے کی وجہ سے اسے مجہول کہا جاتا ہے۔

گردان فعل مجہول

نوٹ: واضح ہو کہ مذکر اور مؤنث میں فرق سمجھانے کے لئے یہ طریق اختیار کیا گیا ہے۔

	علامت صیغہ	صیغہ	حال (مجہول)	مستقبل (مجہول)
۱	واحد۔ مذکر۔ غائب	وہ (ایک مرد) ظلم کیا گیا	وہ ظلم کیا جا رہا ہے	وہ ظلم کیا جائے گا
۲	تثنیہ۔ مذکر۔ غائب	وہ (دو مرد) ظلم کئے گئے	وہ دو ظلم کئے جا رہے ہیں	وہ دو ظلم کئے جائیں گے
۳	جمع۔ مذکر۔ غائب	وہ (سب مرد) ظلم کئے گئے	وہ سب ظلم کئے جا رہے ہیں	وہ سب ظلم کئے جائیں گے
۴	واحد۔ مؤنث۔ غائب	وہ (ایک عورت) ظلم کی گئی	وہ ظلم کی جا رہی ہے	وہ ظلم کی جائے گی
۵	تثنیہ۔ مؤنث۔ غائب	وہ (دو عورتیں) ظلم کی گئیں	وہ دو ظلم کی جا رہی ہیں	وہ دو ظلم کی جائیں گی
۶	جمع۔ مؤنث۔ غائب	وہ (سب عورتیں) ظلم کی گئیں	وہ سب ظلم کی جا رہی ہیں	وہ سب ظلم کی جائیں گی
۷	واحد۔ مذکر۔ مخاطب	تو (ایک مرد) ظلم کیا گیا	تو ظلم کیا جا رہا ہے	تو ظلم کیا جائے گا
۸	تثنیہ۔ مذکر۔ مخاطب	تم (دو مرد) ظلم کئے گئے	تم دو ظلم کئے جا رہے ہو	تم سب ظلم کئے جاؤ گے
۹	جمع۔ مذکر۔ مخاطب	تم (سب مرد) ظلم کئے گئے	تم سب ظلم کئے جا رہے ہو	تم سب ظلم کئے جاؤ گے
۱۰	واحد۔ مؤنث۔ مخاطب	تو (ایک عورت) ظلم کی گئی	تو ظلم کی جا رہی ہے	تو ظلم کی جائے گی
۱۱	تثنیہ۔ مؤنث۔ مخاطب	تم (دو عورتیں) ظلم کی گئیں	تم دو ظلم کی جا رہی ہو	تم دو ظلم کی جاؤ گی
۱۲	جمع۔ مؤنث۔ مخاطب	تم (سب عورتیں) ظلم کی گئیں	تم سب ظلم کی جا رہی ہو	تم سب ظلم کی جاؤ گی
۱۳	واحد۔ مذکر۔ متکلم	میں ظلم کیا گیا	میں ظلم کیا جا رہا ہوں	میں ظلم کیا جاؤں گا
۱۴	واحد۔ مؤنث۔ متکلم	میں ظلم کی گئی	میں ظلم کی جا رہی ہوں	میں ظلم کی جاؤں گی
۱۵	جمع۔ مذکر۔ متکلم	ہم ظلم کئے گئے	ہم ظلم کئے جا رہے ہیں	ہم ظلم کئے جائیں گے
۱۶	جمع۔ مؤنث۔ متکلم	ہم ظلم کی گئیں	ہم ظلم کی جا رہی ہیں	ہم ظلم کی جائیں گی

مشق

(۱) مندرجہ ذیل عبارت اپنی کاپی میں خوشخط لکھیں۔اور مجہول کے صیغوں کی شناخت کریں اور اُن کے نیچے سرخ روشنائی سے نشان لگائیں۔

تاریخ سے ثابت ہے کہ جو ظلم کئے گئے آخر میں وہی کامیاب ہوئے عصر حاضر میں جماعت احمدیہ پر ظلم کیا جارہا ہے۔احمدی احباب ماضی میں بھی شہید کئے گئے ،اوراب بھی شہید کئے جارہے ہیں۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ اور صحابیات نے بھی بہت تکالیف اٹھائیں۔

یہ ایک حقیقت ہے جو بھی تبلیغ کے لئے جائے گا اُسے ظلم سہنا ہوگا ، مخالفت برداشت کرنی ہوگی ، گالیاں سننی ہوں گی۔جامعہ کے ہر طالب علم کو یہ عزم کرنا ہوگا کہ میں جتنا بھی ظلم کیا جاؤں تبلیغ سے پیچھے نہیں ہٹوں گا ،

(۲) ہر طالب علم اپنی اپنی کاپی میں ایسی عبارت لکھے جس میں کم از کم دس مرتبہ مجہول کا صیغہ آیا ہو۔

❁❁❁❁❁

مختلف حالتوں میں اہم الفاظ کا استعمال

ذیل میں اردو کے اہم الفاظ لکھے جارہے ہیں۔اوراس کے سامنے ہر لفظ کا مصدر۔ ماضی۔حال۔مستقبل۔امر۔نہی تحریر کردیا گیا ہے۔ان پرغور کر کے ذہن نشین کریں۔

مصدر	ماضی	حال	مستقبل	امر	نہی
اُترنا	اُترا	اُترتا ہے	اُترے گا	اُتر	نہ اُتر۔مت اُتر
اُتارنا	اُتارا	اُتارتا ہے	اُتارے گا	اُتار	نہ اُتار۔مت اُتار
اُتروانا	اُتروایا	اُترواتا ہے	اُتروائے گا	اُتروا	نہ اُتروا۔مت اُتروا
اُٹھنا	اُٹھا	اُٹھتا ہے	اُٹھے گا	اُٹھ	نہ اُٹھ۔مت اُٹھ
اُٹھوانا	اُٹھوایا	اُٹھواتا ہے	اُٹھوائے گا	اُٹھوا	نہ اُٹھوا۔مت اُٹھوا
اُڑنا	اُڑا	اُڑتا ہے	اُڑے گا	اُڑ	نہ اُڑ۔مت اُڑ
اُگنا	اُگا	اُگتا ہے	اُگے گا	اُگ	نہ اُگ۔مت اُگ
اُگانا	اُگایا	اُگاتا ہے	اُگائے گا	اُگا	نہ اُگا۔مت اُگا
بجنا	بجا	بجتا ہے	بجے گا	بج	نہ بج۔مت بج
بجانا	بجایا	بجاتا ہے	بجائے گا	بجا	نہ بجا۔مت بجا
بجھنا	بجھا	بجھتا ہے	بجھے گا	بجھ	نہ بجھ۔مت بجھ

مصدر	ماضی	حال	مستقبل	امر	نہی
بچنا	بچا	بچتا ہے	بچے گا	بچ	نہ بچ ۔ مت بچ
بچانا	بچایا	بچاتا ہے	بچائے گا	بچا	نہ بچا ۔ مت بچا
بچھانا	بچھایا	بچھاتا ہے	بچھائے گا	بچھا	نہ بچھا ۔ مت بچھا
بچھنا	بچھا	بچھتا ہے	بچھے گا	بچھ	نہ بچھ ۔ مت بچھ
بدلنا	بدلا	بدلتا ہے	بدلے گا	بدل	نہ بدل ۔ مت بدل
بدلوانا	بدلوایا	بدلواتا ہے	بدلوائے گا	بدلوا	نہ بدلوا ۔ مت بدلوا
برسنا	برسا	برستا ہے	برسے گا	برس	نہ برس ۔ مت برس
برسانا	برسایا	برساتا ہے	برسائے گا	برسا	نہ برسا ۔ مت برسا
بڑھنا	بڑھا	بڑھتا ہے	بڑھے گا	بڑھ	نہ بڑھ ۔ مت بڑھ
بڑھانا	بڑھایا	بڑھاتا ہے	بڑھائے گا	بڑھا	نہ بڑھا ۔ مت بڑھا
بسنا	بسا	بستا ہے	بسے گا	بس	نہ بس ۔ مت بس
بسانا	بسایا	بساتا ہے	بسائے گا	بسا	نہ بسا ۔ مت بسا
بکھرنا	بکھرا	بکھرتا ہے	بکھریگا	بکھر	نہ بکھر ۔ مت بکھر

مصدر	ماضی	حال	مستقبل	امر	نہی
بکھیرنا	بکھیرا	بکھیرتا ہے	بکھیریگا	بکھیر	نہ بکھیر۔مت بکھیر
بکھروانا	بکھروایا	بکھرواتا ہے	بکھروائے گا	بکھروا	نہ بکھروا۔مت بکھروا
بِکنا	بِکا	بِکتا ہے	بِکیگا	بِک	نہ بک۔مت بک
بگڑنا	بگڑا	بگڑتا ہے	بگڑے گا	بگڑ	نہ بگڑ۔مت بگڑ
بگاڑنا	بگاڑا	بگاڑتا ہے	بگاڑے گا	بگاڑ	نہ بگاڑ۔مت بگاڑ
بولنا	بولا	بولتا ہے	بولے گا	بول	نہ بول۔مت بول
بلوانا	بلوایا	بلواتا ہے	بلوائے گا	بلوا	نہ بلوا۔مت بلوا
بندھنا	بندھا	بندھتا ہے	بندھے گا	بندھ	نہ بندھ۔مت بندھ
بندھوانا	بندھوایا	بندھواتا ہے	بندھوائے گا	بندھوا	نہ بندھوا۔مت بندھوا
بہکنا	بہکا	بہکتا ہے	بہکے گا	بہک	نہ بہک۔مت بہک
بہکانا	بہکایا	بہکاتا ہے	بہکائے گا	بہکا	نہ بہکا۔مت بہکا
بھاگنا	بھاگا	بھاگتا ہے	بھاگے گا	بھاگ	نہ بھاگ۔مت بھاگ
بھگانا	بھگایا	بھگاتا ہے	بھگائے گا	بھگا	نہ بھگا۔مت بھگا

مصدر	ماضی	حال	مستقبل	امر	نہی
بُھولنا	بُھولا	بُھولتا ہے	بُھولے گا	بُھول	نہ بُھول۔مت بُھول
بُھلوانا	بُھلایا	بُھلاتا ہے	بُھلائے گا	بُھلا	نہ بُھلا۔مت بُھلا
پڑھنا	پڑھا	پڑھتا ہے	پڑھے گا	پڑھ	نہ پڑھ۔مت پڑھ
پڑھانا	پڑھایا	پڑھاتا ہے	پڑھائے گا	پڑھا	نہ پڑھا۔مت پڑھا
پکنا	پکا	پکتا ہے	پکے گا	پک	نہ پک۔مت پک
پکانا	پکایا	پکاتا ہے	پکائے گا	پکا	نہ پکا۔مت پکا
پکوانا	پکوایا	پکواتا ہے	پکوائے گا	پکوا	نہ پکوا۔مت پکوا
پکڑنا	پکڑا	پکڑتا ہے	پکڑے گا	پکڑ	نہ پکڑ۔مت پکڑ
پکڑانا	پکڑایا	پکڑاتا ہے	پکڑائے گا	پکڑ	نہ پکڑ۔مت پکڑ
پکڑوانا	پکڑوایا	پکڑواتا ہے	پکڑوائے گا	پکڑوا	نہ پکڑوا۔مت پکڑوا
پگھلنا	پگھلا	پگھلتا ہے	پگھلے گا	پگھل	نہ پگھل۔مت پگھل
پگھلانا	پگھلایا	پگھلاتا ہے	پگھلائے گا	پگھلا	نہ پگھلا۔مت پگھلا
پلانا	پلایا	پلاتا ہے	پلائے گا	پلا	نہ پلا۔مت پلا

نہی	امر	مستقبل	حال	ماضی	مصدر
نہ پلوا۔مت پلوا	پلوا	پلوائے گا	پلواتا ہے	پلوایا	پلوانا
نہ پہن۔مت پہن	پہن	پہنے گا	پہنتا ہے	پہنا	پہننا
نہ پہنا۔مت پہنا	پہنا	پہنائے گا	پہناتا ہے	پہنایا	پہنانا
نہ پھر۔مت پھر	پھر	پھریگا	پھرتا ہے	پھرا	پھرنا
نہ پھرا۔مت پھرا	پھرا	پھرائیگا	پھراتا ہے	پھرایا	پھرانا
نہ پھنس۔مت پھنس	پھنس	پھنسے گا	پھنستا ہے	پھنسا	پھنسنا
نہ پھنسا۔مت پھنسا	پھنسا	پھنسائیگا	پھنساتا ہے	پھنسایا	پھنسانا
نہ تڑپ۔مت تڑپ	تڑپ	تڑپیگا	تڑپتا ہے	تڑپا	تڑپنا
نہ تڑپا۔مت تڑپا	تڑپا	تڑپائیگا	تڑپاتا ہے	تڑپایا	تڑپانا
نہ تھک۔مت تھک	تھک	تھکیگا	تھکتا ہے	تھکا	تھکنا
نہ تھکا،مت تھکا	تھکا	تھکائے گا	تھکاتا ہے	تھکایا	تھکانا
نہ ٹپک۔مت ٹپک	ٹپک	ٹپکیگا	ٹپکتا ہے	ٹپکا	ٹپکنا
نہ ٹپکا۔مت ٹپکا	ٹپکا	ٹپکائے گا	ٹپکاتا ہے	ٹپکایا	ٹپکانا

نہی	امر	مستقبل	حال	ماضی	مصدر
نہ ٹھہر۔مت ٹھہر	ٹھہر	ٹھہریگا	ٹھہرتا ہے	ٹھہرا	ٹھہرنا
نہ ٹھہرا۔مت ٹھہرا	ٹھہرا	ٹھہرائے گا	ٹھہراتا ہے	ٹھہرایا	ٹھہرانا
نہ جل۔مت جل	جل	جلے گا	جلتا ہے	جلا	جلنا
نہ جلا۔مت جلا	جلا	جلائے گا	جلاتا ہے	جلایا	جلانا
نہ جلوا۔مت جلوا	جلوا	جلوائے گا	جلواتا ہے	جلوایا	جلوانا
نہ چر۔مت چر	چر	چریگا	چرتا ہے	چرا	چرنا
نہ چرا،مت چرا	چرا	چرائے گا	چراتا ہے	چرایا	چرانا
نہ چڑھ۔مت چڑھ	چڑھ	چڑھے گا	چڑھتا ہے	چڑھا	چڑھنا
نہ چڑھا۔ مت چڑھا	چڑھا	چڑھائے گا	چڑھاتا ہے	چڑھایا	چڑھانا
نہ چڑھوا۔مت چڑھوا	چڑھوا	چڑھوائے گا	چڑھواتا ہے	چڑھوایا	چڑھوانا
نہ چکھ۔مت چکھ	چکھ	چکھے گا	چکھتا ہے	چکھا	چکھنا
نہ چکھا،مت چکھا	چکھا	چکھائے گا	چکھاتا ہے	چکھایا	چکھانا
نہ چل۔مت چل	چل	چلے گا	چلتا ہے	چلا	چلنا

مصدر	ماضی	حال	مستقبل	امر	نہی
چلانا	چلایا	چلاتا ہے	چلائے گا	چلا	نہ چلا۔مت چلا
چمکنا	چمکا	چمکتا ہے	چمکے گا	چمک	نہ چمک۔مت چمک
چمکانا	چمکایا	چمکاتا ہے	چمکائے گا	چمکا	نہ چمکا۔مت چمکا
چھوڑنا	چھوڑا	چھوڑتا ہے	چھوڑے گا	چھوڑ	نہ چھوڑ۔مت چھوڑ
دبانا	دبایا	دباتا ہے	دبائے گا	دبا	نہ دبا۔مت دبا
دبنا	دبا	دبتا ہے	دبے گا	دب	نہ دب۔مت دب
دابنا	دابا	دابتا ہے	دابے گا	داب	نہ داب۔مت داب
دوڑنا	دوڑا	دوڑتا ہے	دوڑے گا	دوڑ	نہ دوڑ۔مت دوڑ
دوڑانا	دوڑایا	دوڑاتا ہے	دوڑائے گا	دوڑا	نہ دوڑا۔مت دوڑا
رکھنا	رکھا	رکھتا ہے	رکھے گا	رکھ	نہ رکھ۔مت رکھ
رکھوانا	رکھوایا	رکھواتا ہے	رکھوائے گا	رکھوا	نہ رکھوا۔مت رکھوا
رونا	رویا	روتا ہے	روئے گا	رو	نہ رو۔مت رو
رُلانا	رُلایا	رُلاتا ہے	رُلائے گا	رُلا	نہ رُلا۔مت رُلا

مصدر	ماضی	حال	مستقبل	امر	نہی
سمجھانا	سمجھایا	سمجھاتا ہے	سمجھائے گا	سمجھا	نہ سمجھا۔مت سمجھا
سُننا	سنا	سنتا ہے	سنے گا	سن	نہ سن۔مت سن
سنانا	سنایا	سناتا ہے	سنائے گا	سنا	نہ سنا۔مت سنا
کرنا	کیا	کرتا ہے	کرے گا	کر	نہ کر۔مت کر
کروانا	کروایا	کرواتا ہے	کروائے گا	کروا	نہ کروا۔مت کروا
کُھلنا	کُھلا	کُھلتا ہے	کُھلے گا	کُھل	نہ کُھل۔مت کُھل
کُھلوانا	کُھلوایا	کُھلواتا ہے	کُھلوائے گا	کُھلوا	نہ کُھلوا۔مت کُھلوا
گُزرنا	گُزرا	گُزرتا ہے	گُزرے گا	گُزر	نہ گُزر۔مت گُزر
گننا	گنا	گنتا ہے	گنے گا	گن	نہ گن۔مت گن
گنوانا	گنوایا	گنواتا ہے	گنوائے گا	گنوا	نہ گنوا۔مت گنوا
لڑنا	لڑا	لڑتا ہے	لڑے گا	لڑ	نہ لڑ۔مت لڑ
لڑانا	لڑایا	لڑاتا ہے	لڑائے گا	لڑا	نہ لڑا۔مت لڑا
لکھنا	لکھا	لکھتا ہے	لکھے گا	لکھ	نہ لکھ۔مت لکھ

مصدر	ماضی	حال	مستقبل	امر	نہی
لکھانا	لکھایا	لکھاتا ہے	لکھائے گا	لکھا	نہ لکھا۔ مت لکھا
لکھوانا	لکھوایا	لکھواتا ہے	لکھوائے گا	لکھوا	نہ لکھوا۔ مت لکھوا
ملنا	ملا	ملتا ہے	ملے گا	مل	نہ مل۔ مت مل
ملانا	ملایا	ملاتا ہے	ملائے گا	ملا	نہ ملا۔ مت ملا
نکلنا	نکلا	نکلتا ہے	نکلے گا	نکل	نہ نکل۔ مت نکل
نکالنا	نکالا	نکالتا ہے	نکالے گا	نکال	نہ نکال۔ مت نکال
نکلوانا	نکلوایا	نکلواتا ہے	نکلوائے گا	نکلوا	نہ نکلوا۔ مت نکلوا
ہٹنا	ہٹا	ہٹتا ہے	ہٹے گا	ہٹ	نہ ہٹ۔ مت ہٹ
ہٹانا	ہٹایا	ہٹاتا ہے	ہٹائے گا	ہٹا	نہ ہٹا۔ مت ہٹا
ہلنا	ہلا	ہلتا ہے	ہلے گا	ہل	نہ ہل، مت ہل
ہلانا	ہلایا	ہلاتا ہے	ہلائے گا	ہلا	نہ ہلا۔ مت ہلا
ہنسنا	ہنسا	ہنستا ہے	ہنسے گا	ہنس	نہ ہنس۔ مت ہنس
ہنسانا	ہنسایا	ہنساتا ہے	ہنسائے گا	ہنسا	نہ ہنسا۔ مت ہنسا

فاعل — اسم فاعل

سوال: ’’فاعل‘‘اور’’اسم فاعل‘‘ کی تعریف اوران دونوں میں کیا فرق ہے؟

جواب: فاعل اس کو کہتے ہیں جو فعل (یعنی کام) کرر ہا ہو۔ مثلاً زید لکھ رہا ہے۔اس جملہ میں زید فاعل ہے کیونکہ وہ لکھنے کا کام کرر ہا ہے۔اور’’ لکھ رہا ہے‘‘فعل ہے۔

لیکن جب ہم زید کا نام نہ لیں، بلکہ یہ کہیں’’ لکھنے والا‘‘ لکھ رہا ہے۔تو لکھنے والا’’اسم فاعل‘‘ کہلائے گا۔مثلاً کاتب (لکھنے والا) ظالم (ظلم کرنے والا) حاکم (حکم دینے والا)عابد(عبادت کرنے والا) قادر(قدرت رکھنے والا)۔

اسم فاعل کے صیغے درج ذیل ہیں

۱	واحد مذکر	لکھنے والا
۲	جمع مذکر	لکھنے والے
۳	واحد مؤنث	لکھنے والی
۴	جمع مؤنث	لکھنے والیاں

اسم فاعل جمع مذکر کی مثالیں

لکھنے والے: عمدہ مضامین پر مقالہ لکھنے والے جامعہ احمدیہ کے طلبا ہیں۔

لکھنے والوں: مقالہ لکھنے والوں نے تحقیق کے بعد مقالہ لکھا۔

اسم فاعل جمع مؤنث کی مثالیں

اس میں شک نہیں کہ لکھنے والیوں نے بہت عمدہ مضامین لکھے ہیں۔

سیاست کے موضوع پر اخبارات میں لکھنے والیاں بہت کم ہیں۔

مفعول اور اسم مفعول

سوال :: مفعول اور اسم مفعول میں کیا فرق ہے؟

جواب :: جس اسم پر فاعل کا فعل واقع ہو اُسے مفعول کہتے ہیں۔ مثلاً ''زید نے عمر پر ظلم کیا'' اس جملے میں ''ظلم کیا'' فعل ہے۔ زید فاعل ہے۔ جس پر فعل واقع ہوا ''عمر'' وہ مفعول ہے۔ لیکن جب ہم عمر کا نام نہ لیں بلکہ یہ کہیں ''ظلم کیا ہوا'' (مظلوم) تو یہ اسم مفعول ہوگا۔ مقتول، معبود، محروم، موصوف، مکتوب وغیرہ اسم مفعول ہیں۔

اسم مفعول کے صیغے درج ذیل ہیں

۱	واحد مذکر	مرحوم (جس پر اللہ نے رحم کیا)
۲	جمع مذکر	مرحومین (جن پر اللہ نے رحم کیا)
۳	واحد مؤنث	مرحومہ (جس عورت پر اللہ نے رحم کیا)
۴	جمع مؤنث	مرحومات (جن عورتوں پر اللہ نے رحم کیا)

فعل لَازِم - فعل مُتَعَدِّی

سوال :: فعل لازم اور فعل متعدّی کی کیا تعریف ہے؟

جواب :: فعل کی اپنے فاعل اور مفعول کے لحاظ سے دو قسمیں ہیں:

(۱) لازم (۲) متعدّی

فعل لازم :: وہ فعل ہے کہ فعل اور فاعل کے ذکر سے مطلب سمجھ آجائے اور بات پوری ہوجائے۔ مثلاً ''زید آیا''۔ آیا فعل ہے۔ زید فاعل ہے اور فاعل کے ذکر سے بات سمجھ آگئی۔ ایسی صورت میں ''آیا''، فعل لازم کہلائے گا۔

مزید مثالوں پر غور کریں: خالد بیٹھا، حامد خوش ہوا، چاند چھپ گیا، پھل پک گیا، پانی گندا ہوگیا، بچہ بڑا ہوگیا، بارش برس رہی ہے۔

فعل متعدّی ::وہ فعل ہے جس میں مطلب سمجھنے کے لئے فعل اور فاعل کے علاوہ مفعول کا ذکر بھی ضروری ہو۔ مثلاً ''زید نے عمر کو مارا''۔ اس جملہ میں ''مارا'' فعل ہے، زید فاعل ہے اور عمر مفعول ہے۔ پس ''مارا'' متعدّی فعل کہلائے گا۔ کیوں کہ اگر صرف اتنا کہا جاتا کہ ''زید نے مارا'' تو کچھ سمجھ نہ آتا کس کو مارا۔ اس لئے مفعول کا ذکر ضروری تھا۔

مزید مثالوں پر غور کریں: خالد نے داؤد کی مدد کی۔ ''مدد کی'' متعدّی فعل ہے۔ شعیب نے سبق یاد کیا۔ یوسف نے درخت کاٹا۔ ناصر بات سمجھ گیا ہے۔

اسم کی قسمیں۔معرفہ ونکرہ

معنوں اور مفہوم کے لحاظ سے اسم کی دو قسمیں ہیں:

(۱) معرفہ (۲) نکرہ

سوال :: معرفہ کی کیا تعریف ہے؟

جواب:: معرفہ سے مُراد ہے پہچانا ہوا۔معرفہ اُس اسم کو کہتے ہیں جس سے خاص شخص یا خاص چیز سمجھی جائے۔جب آپ کے سامنے مکّہ بولا جائے تو آپ فوراً سمجھ جائیں گے کہ اسلام کے دائمی مرکز کا نام لیا جا رہا ہے۔اگر آپ کے سامنے حضرت علیؓ کا نام بولا جائے تو آپ فوراً سمجھ جائیں گے کہ چوتھے خلیفہ کا نام لیا جا رہا ہے۔آپ ہمالیہ کا نام سنتے ہی سمجھ جائیں گے کہ پہاڑ کا نام لیا جا رہا ہے۔اسی طرح گنگا، جمنا، کا نام سنتے ہی ان دریاؤں کا تصوّر آپ کے ذہن میں آجائے گا جو ہندوستان کے مشہور دریا ہیں۔

سوال :: نکرہ کی کیا تعریف ہے؟

جواب :: وہ چیز جو معین نہ ہو اور جسے ہم جانتے پہچانتے نہ ہوں اُسے نکرہ کہا جاتا ہے۔ مثلاً ہم ایک لفظ ''آدمی'' سنتے ہیں تو ہمیں پتہ نہیں چلتا کہ کون سا آدمی ہے اور اس کا کیا نام ہے اور کہاں رہتا ہے۔''کتاب'' اس کے سننے سے ہم کو علم نہیں ہوتا کون سی کتاب ہے، کس کی کتاب ہے۔''شہر'' کون سا شہر؟ ''لڑکا'' کون سا لڑکا؟ گھوڑا، ہاتھی وغیرہ

سب نکرہ کہلاتے ہیں۔

سوال :: معرفہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب :: اسم معرفہ کی چار قسمیں ہیں:

(۱) علم (۲) اسم ضمیر (۳) اسم اشارہ (۴) اسم موصول

(۱) عَلَمْ :: نام، خطاب، لقب، کنیت، کو کہتے ہیں۔ ان کی تعریف درج ذیل ہے :

نام :: جیسے محمد۔ احمد۔ محمود۔ خالد۔ عمر۔ وغیرہ

خطاب :: جیسے سر۔ بی.اے۔ ایم.اے

لقب :: ''خلیل اللہ'' (حضرت ابراھیم علیہ السلام) کا لقب ہے اور ''کلیم اللہ'' حضرت موسٰیؑ کا لقب ہے۔

کنیت :: بیٹے یا بیٹی کی طرف منسوب ہونا مثلاً ''ابوبکر'' یعنی بکر کا باپ

سوال :: ضمیر کس کو کہتے ہیں؟

جواب :: عام قاعدہ ہے کہ اگر کسی عبارت میں کسی اسم کا ذکر گزر چکا ہو تو اُس کا دوبارہ نام لینے کی ضرورت نہیں بلکہ اُس کی جگہ استعمال ہونے والے لفظ کو ضمیر کہتے ہیں۔ مثلاً زید کمرے میں داخل ہوا اور وہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس جملے میں ''زید'' اسم ہے، اور ''وہ'' ضمیر ہے جو کہ زید کی جگہ آئی ہے۔ مندرجہ ذیل ضمائر پر غور کریں:

(۱) خالد آیا اور استاد نے اس کو سبق سنانے کے لئے کہا۔

(۲) تین طالب علم دیر سے آئے استاد نے اُن کو کھڑا کر دیا۔

(۳) حامد نے عمر کو برا بھلا کہا، عمر نے حامد کو کہا تجھ کو ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا۔

(۴) اُستاد نے حامد، نصیر اور کریم کو درست جواب لکھنے پر کہا میں تم کو دس نمبر دیتا ہوں۔

(۵) میرا نام طاہر ہے، ڈاکٹر نے مجھے بخار کی دوائی دی۔

(٦) میں، لطیف اور عزیز اچھا کھیلے اس لئے ہم کو انعام دیا گیا۔

مشق

مندرجہ ذیل ضمائر کو جملوں میں استعمال کریں اور تحریر کردہ مثالوں پر غور کرتے ہوئے اسی طرح کی مثالیں اپنی کاپی میں لکھیں۔

اس کا، اس کے، اس کی، ان کا، ان کے، ان کی، تیرا، تیرے، تیری، تمہارا، تمہارے، تمہاری، آپ کا، آپ کے، آپ کی، میرا، میرے، میری، ہمارا، ہمارے، ہماری۔

مثالیں: وہ گیا، وہ گئے، وہ گئی، وہ گئیں، تو گیا (ادب کے لئے کہا جائے گا آپ گئے) تم گئے، تو گئی، تم گئیں، میں گیا، ہم گئے، میں گئی، ہم گئے، اس نے کہا، انہوں نے کہا۔

اسم اشارہ

سوال :: اسم اشارہ کی کیا تعریف ہے؟

جواب :: معرفہ کی ایک قسم'' اسم اشارہ '' ہے۔جس اسم کے ذریعہ کسی شخص یا چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اسے ''اسم اشارہ'' کہا جاتا ہے اور جس کی طرف اشارہ کیا جائے وہ ''مشارٌ اِلیہ'' کہلاتا ہے۔

اگر قریب کی چیز یا آدمی کی طرف اشارہ کرنا ہو تو ''یہ'' اور اگر دور کی طرف اشارہ کرنا ہو تو ''وہ'' استعمال کرتے ہیں۔مثلاً یہ آدمی ، یہ اسکول ، یہ گھر ، وہ لڑکا ، وہ درخت ، وہ سائیکل۔

یہ اور وہ واحد اور جمع دونوں کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔مثلاً یہ عورت ، یہ عورتیں، وہ لڑکا، وہ لڑکے۔

قریب اشارے کے لئے''یہی'' اور دور کے لئے''وہی'' استعمال ہوتا ہے۔مثلاً یہی لڑکا، یہی لڑکی ، یہی لڑکیاں، وہی لڑکا، وہی لڑکے، وہی لڑکی ، وہی لڑکیاں۔

اسم موصول: وہ اسم ہے جسے اگر اکیلا لکھا یا بولا جائے تو اس کے معنے سمجھ میں نہیں آتے مگر جب اسکے ساتھ جملہ ملا دیا جائے تو مطلب سمجھ میں آجاتا ہے۔مثلا: اللہ کی عبادت کرو جو ہمیں رزق دیتا ہے۔اِس جملہ میں ''جو'' اسم موصول ہے۔''ہمیں رزق دیتا ہے'' جملہ صلہ کہلاتا ہے۔شیطان سے ڈرو جو گمراہ کرتا ہے۔''جو'' اسم موصول ہے۔''گمراہ کرتا

ہے‘‘جملہ صلہ کہلاتا ہے۔

اسماءِ موصولہ درج ذیل ہیں:۔

جو۔جوکہ۔وہ جو۔جوکوئی۔جس کو۔جن کو۔جسے۔جنہیں۔جس نے۔جنہوں نے۔

مشق

مندرجہ ذیل جملوں پرغور کریں اوراسم موصول اور’’جملہ صلہ‘‘ کی شناخت کریں :

❖ قدیم زمانے میں مسلمانوں کی فوج لڑ رہی تھی۔ایک سپاہی نے جھنڈا اُٹھایا ہوا تھا۔دشمن کے سپہ سالار نے کہا وہ جو جھنڈا اُٹھائے ہے سب سے زیادہ خطرناک ہے اُسے پکڑو۔

❖ آج مجلس دُعا میں رئیس الجامعۃ نے اعلان کیا ہے کہ طلبا میں سے جو کوئی اچھی تلاوت کرے گا،اُسے انعام دیا جائے گا۔

❖ یہ ایک حقیقت ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ اصلاح خلق کے لئے بھیجتا ہے،اُس کی وہ خود حفاظت کرتا ہے۔

❖ بزرگوں کے واقعات سے ثابت ہے کہ جن کو اللہ پر توکل ہوتا ہے،وہ کسی سے نہیں ڈرتے۔

❖ سچی بات تو یہی ہے کہ جسے کامیاب مبلغ اسلام بننا ہے اُسے بہت محنت اور دُعا کرنی ہوگی۔

❖ تاریخ سے ثابت ہے کہ طلبا میں سے جنہیں محنت کی عادت نہیں ہوتی وہ زندگی میں کامیاب نہیں ہوتے۔

❖ بڑی مشہور مثال ہے جس نے کوشش کی اُس نے پایا۔

❖ ہمارا یقین ہے جنہوں نے اللہ کی راہ میں قربانیاں دیں انہیں دنیا میں بھی اجر مل جاتا ہے۔

اسم آلہ اور اسم ظرف

سوال :: اسم آلہ کسے کہتے ہیں؟

جواب :: ایسی چیز یا ہتھیار یا اوزار جسے کوئی فاعل (کام کرنے والا) اپنے کام کو کرنے کیلئے استعمال کرے اسے اسم آلہ کہتے ہیں مثلاً ''قلم'' کو لکھنے والا لکھنے کیلئے استعمال کرتا ہے۔اسلئے اسے اسم آلہ کہیں گے۔قینچی، چاقو، چھری، مسواک وغیرہ بھی اسماء آلہ ہیں۔

سوال :: اسم ظرف کسے کہتے ہیں؟

جواب :: اسم ظرف اس اسم کو کہتے ہیں جس سے ''جگہ'' یا ''وقت'' کا علم ہو۔اسکی دو قسمیں ہیں : **(۱) ظرف زمان (۲) ظرف مکان**

(۱) ظرف زمان :اس اسم کو کہتے ہیں جس سے زمانے یا وقت کا علم ہو۔مثلاً صبح ۔شام دوپہر۔رات

(۲) ظرف مکان :اس اسم کو کہتے ہیں جس سے ''جگہ'' کا علم ہو جیسے اسکول۔مسجد۔گاؤں۔شہر۔محلّہ وغیرہ۔

اسماءِ استفہام

سوال :: اسماءِ استفہام کی کیا تعریف ہے اور یہ کون کون سے ہیں؟

جواب :: وہ اسم جو کوئی سوال پوچھنے کیلئے بولے جاتے ہیں۔مثلاً۔کون۔کس۔کتنا۔

کتنے ۔کتنی ۔کیا۔کونسا۔کونسی ۔کیسا۔کب ۔کہاں ۔کدھر۔
(۱) کون آیا؟ (۲) کس نے کہا؟ (۳) کتنا بڑا کالج ہے؟ (۴) مسجد میں کتنے لوگ ہیں؟ (۵) آپ جامعہ میں کتنی کتابیں پڑھتے ہیں؟ (۶) کیا میں کمرہ میں آسکتا ہوں؟ (۷) تمہیں کون سا مضمون آسان لگتا ہے؟ (۸) آپ کو کون سی کتاب پسند ہے؟ (۹) اب تمہارا حال کیسا ہے؟ (۱۰) آپ گھر سے کب آئے؟ (۱۱) آپ کدھر جارہے ہیں؟

اسم صفت

سوال:: اسم صفت کی کیا تعریف ہے؟
جواب:: اسم صفت وہ اسم ہے جس سے کسی انسان یا چیز کی اچھائی یا برائی کا علم ہو مثلاً ''سچا'' اسم صفت ہے۔اس سے کسی انسان کی ''سچائی'' صفت کا علم ہورہا ہے۔کچھ اور اسماء صفت یہ ہیں :
جھوٹا۔سیدھا۔لنگڑا۔اندھا۔بہرا۔کالا۔گوراوغیرہ

مبتدا - خبر

سوال :: مبتدااور خبر کی کیا تعریف ہے؟
جواب :: اگرکوئی جملہ اسم سے شروع ہورہا ہوتو اس اسم کو مبتدااور اسکے بارے میں جو خبر دی جارہی ہے اسے خبر کہتے ہیں۔مثلاً

خبر	مبتدا
عالم ہے	زید
کھڑی ہے	زینب
صحت کیلئے مفید ہے	روزہ
برائی سے روکتی ہے	نماز

مذکر و مؤنث

سوال: مذکر و مؤنث کی کیا تعریف ہے؟

جواب: (نر) کو مذکر اور (مادہ) کو مؤنث کہا جاتا ہے۔مگر کچھ چیزیں ایسی ہیں جو کہ بظاہر مذکر و مؤنث نہیں ہوتیں، مگر پھر بھی اہلِ زبان اِن میں سے بعض کو مذکر اور بعض کو مؤنث قرار دیتے ہیں۔مثلاً ''آسمان'' مذکر اور ''زمین'' مؤنث استعمال ہوتی ہے

انسانوں کی تذکیر و تانیث

مذکر	مونث	مذکر	مونث
مرد	عورت	بھائی	بھابھی، بھاوج
لڑکا	لڑکی	بہنوئی	بہن
باپ	ماں	نواسہ	نواسی
دادا	دادی	میاں	بیوی
نانا	نانی	دولھا	دلھن
خالو	خالہ	ابّا	امّاں
چچا	چچی	راجہ	رانی

مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
ماموں	مُمانی	غلام	لونڈی
سسر	ساس	پوتا	پوتی
محترم	محترمہ	پھوپا	پھوپھی
شہزادہ	شہزادی	صاحبزادہ	صاحبزادی
اُستاد	اُستانی	معلّم	معلّمہ
مسلم	مسلمہ	مؤمن	مؤمنہ
صاحب	صاحبہ	والد	والدہ
عابد	عابدہ	مکرم	مکرمہ
بالغ	بالغہ	خادم	خادمہ
نوکر	نوکرانی	مرحوم	مرحومہ
شاعر	شاعرہ	بیٹا	بیٹی
طبیب	طبیبہ	حسین	حسینہ

حیوانات کی تذکیر و تانیث

مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
مرغا	مرغی	بلّا	بلّی
گھوڑا	گھوڑی	چڑا	چڑیا
کتّا	کتیا	کبوتر	کبوتری
شیر	شیرنی	اونٹ	اونٹنی
ہاتھی	ہتھنی	بندر	بندریا
ناگ	ناگن	گدھا	گدھی
مور	مورنی	بیل	گائے
بھینسا	بھینس	بکرا	بکری
بچھڑا	بچھڑی		

جسم کے اعضاء جو مؤنث استعمال ہوتے ہیں

زبان	آنکھ	پلک	پیشانی	بھوں	پُتلی
کہنی	داڑھی	مونچھ	انگلی	ٹانگ	چمڑی
کھال	پیٹھ	کمر	ہڈی	کلائی	ایڑی
پنڈلی	ناف	انتڑی	رگ	نبض	نس

عزیز طلبا !!اردو میں مندرجہ ذیل اسماء مذکر استعمال ہوتے ہیں انکے علاوہ بھی بہت سے اسماء مذکر استعمال ہوتے ہیں جنکا علم آپ کو اردو کتب کے مطالعہ اور اردو تقاریر سننے سے ہوتا چلا جائے گا۔

مذکر اسماء

آسمان	بادل	درخت	کمرہ	راستہ	بِستر	لحاف
تکیہ	ستارہ	چاند	سورج	چاول	سالن	شوربہ
آلو	ٹماٹر	گوشت	مٹر	چنے	لہسن	کھیر
کدّو	کپڑا	پھول	کاغذ	رومال	لوہا	سونا

پیتل	تانبا	پانی	دروازہ	دریا	سمندر	انڈا
دودھ	شربت	پیالہ	چمچہ	میدان	گھر	مکان
گیند	گنبد	ساگ				

❁❁❁

مؤنث اسماء

مسجد	زمین	ریل گاڑی	کشتی	بارش	گرمی	سردی
برسات	ہوا	کھیتی	سڑک	لمبائی	چوڑائی	اونچائی
قینچی	روٹی	دال	مولی	بھنڈی	سبزی	رضائی
چادر	چارپائی	گلی	آواز	گندگی	میز	کرسی
کاپی	کتاب	جیب	ٹوپی	شلوار	قمیص	لکڑی
کھڑکی	نہر	جھیل	مچھلی	چائے	تھالی	چھت
دیوار	نیکی	بدی	عزت	ذلّت	حکمت	رخصت
حیا	قضا	دعا	چاندی			

❁❁❁

واحد و جمع

شمار یعنی گننے کے لحاظ سے اسم دو طرح کا ہوتا ہے۔

(۱) واحد (۲) جمع

واحد :: جو اسم ایک کے لئے بولا جائے اسے واحد کہتے ہیں مثلاً لڑکا

جمع :: جو اسم دو یا دو سے زائد افراد کیلئے بولا جائے اسے جمع کہتے ہیں مثلاً دو لڑکے۔ تین لڑکے۔ چار لڑکے

اردو میں جمع دو طرح سے استعمال ہوتا ہے۔ درج ذیل مثالوں کو غور سے پڑھیں۔

لڑکا کھانا کھاتا ہے

لڑکے کھانا کھاتے ہیں

لڑکوں نے کھانا کھایا

لڑکی نے کھانا کھایا

لڑکیاں کھانا کھاتی ہیں

لڑکیوں نے کھانا کھایا

مذکورہ مثالوں میں لڑکے۔ لڑکوں۔ لڑکیاں۔ لڑکیوں جمع ہیں مزید مثالیں درج ذیل ہیں:

جمع	جمع	واحد
کتابوں	کتابیں	کتاب
نیکیوں	نیکیاں	نیکی
تلواروں	تلواریں	تلوار
نمازوں	نمازیں	نماز

مشق

استاد مذکورہ جمع اسماء کے دونوں طریق کوملحوظ رکھتے ہوئے ہر اسم کے دس دس جملے بنا کر سمجھائے اور طالب علموں کی کاپیوں پر لکھوائے۔

❁❁❁❁

اسم جمع

سوال :: اسم جمع کی کیا تعریف ہے؟

جواب :: اردو میں بعض اسماء ایسے ہیں جو لفظاً واحد ہیں مگر ان میں جمع کا مفہوم پایا جاتا ہے۔مثلاً، جماعت۔گروہ۔لشکر۔فوج۔لوگ وغیرہ

❁❁❁

جنس اور اسم جنس

سوال :: جنس کی کیا تعریف ہے؟

جواب :: بعض الفاظ ایسے ہیں جو تھوڑے کے لئے بھی بولے جاتے ہیں اور زیادہ کے لئے بھی بولے جاتے ہیں جیسے: گندم ایک دانہ کیلئے بولا جائیگا اور ڈھیر کیلئے بھی۔ پانی ایک بوند کے لئے بھی بولا جائے گا اور گلاس یا سمندر میں بھرے پانی کے لئے بھی بولا جائیگا۔ لہذا۔ دانہ۔ پانی۔ وغیرہ جنس کہلاتے ہیں۔

سوال :: اسم جنس کی کیا تعریف ہے؟

جواب :: وہ اسم جو کسی پوری جنس کے لئے بولا جائے۔ اور اس جنس کے ہر ایک فرد پر اس کا اطلاق ہو سکے جیسے آدمی۔ اس لفظ سے مراد ہر انسان ہو سکتا ہے۔ اس لئے یہ اسم جنس کہلاتا ہے۔ مزید مثالیں یہ ہیں: ہرن۔ فاختہ۔ گھوڑا۔ وغیرہ

اَوزان یا ابواب

سوال :: اوزان ابواب کیا ہوتے ہیں؟

جواب :: جو کلمہ تین حروف سے بنا ہوا سے ثلاثی (یعنی تین حرفی) کہتے ہیں۔ مگر جب اس میں کچھ حروف کا اضافہ کر دیا جائے تو اسے ثلاثی مزید فیہ کہا جاتا ہے یعنی تین حروف میں زیادتی کی گئی ہے۔ ثلاثی مزید فیہ کے بارہ اوزان یا ابواب ہیں ان بارہ میں

سے اُردو میں جو زیادہ تر استعمال ہوتے ہیں وہ درج ذیل ہیں:

	باب		مثالیں
(۱)	افعال	:	اسلام۔اعلان۔اجلاس۔احسان۔اقرار
(۲)	تفعیل	:	تکذیب۔تحریر۔تصویر۔تعلیم۔تقدیم
(۳)	مفاعلۃ	:	مقابلہ۔مناظرہ۔مباحثہ۔معائنہ۔محاورہ
(۴)	تفعل	:	تبسم۔تقرر۔تصوف۔تکلم۔
(۵)	تفاعل	:	تعارف۔تفاخر۔تجاہل۔تعاقب
(۶)	افتعال	:	اعتقاد۔اتفاق۔التواء
(۷)	انفعال	:	انقلاب۔انکسار۔انحصار۔
(۸)	استفعال	:	استغفار۔استفسار۔استخلاف

ثلاثی	اصلی حروف	ثلاثی مزید فیہ	
فَعَلَ	فَ-عَ-لَ	اِفْعَال	اِ-فْ-ع-ا-ل
سَلَمَ	سَ-لَ-مَ	اِسْلَام	اِ-سْ-ل-ا-م
عَلَنَ	عَ-لَ-نَ	اِعْلَان	اِ-عْ-ل-ا-ن

ابجد کے اعداد

سوال: عدد والے حروف ہجاء کون کون سے ہیں؟

جواب: اردو کے حروف ہجاء میں سے اٹھائیس (۲۸) عدد والے حروف ہیں۔اردو اور عربی کی بعض پرانی کتابوں میں ابتدائی صفحہ نمبر کی جگہ کوئی حرف لکھا ہوتا ہے۔وہ حرف اصل میں کسی نہ کسی عدد (نمبر) کا قائم مقام ہوتا ہے۔کس حرف کا کتنا عدد ہے اسکی تفصیل درج ذیل ہے :-

حروف	عدد	حروف کے مجموعہ کا نام
ا	۱	ابجد
ب	۲	"
ج	۳	"
د	۴	"
ہ	۵	ھوز
و	۶	"
ز	۷	"
ح	۸	حطی

حروف	عدد	حروف کے مجموعہ کا نام
ط	۹	"
ی	۱۰	"
ک	۲۰	کلمن
ل	۳۰	"
م	۴۰	"
ن	۵۰	"
س	۶۰	سعفص
ع	۷۰	"
ف	۸۰	"
ص	۹۰	"
ق	۱۰۰	قرشت
ر	۲۰۰	"
ش	۳۰۰	"
ت	۴۰۰	"

حروف	عدد	حروف کے مجموعہ کا نام
ش	۵۰۰	شخذ
خ	۶۰۰	"
ذ	۷۰۰	"
ض	۸۰۰	ضظغ
ظ	۹۰۰	"
غ	۱۰۰۰	"

ان حروف کو یادر کھنے کیلئے کچھ حروف کو ملا کر ایک مجموعہ حروف بنا دیا گیا ہے:

مثلاً: ا + ب + ج + د چار حروف کو ملا کر ابجد نام رکھ دیا

ہ + و + ز کو ملا کر ہوز نام رکھا گیا۔اسی طرح باقی حروف ہیں۔

متضاد الفاظ

سوال :: متضاد الفاظ کسے کہتے ہیں؟

جواب :: کسی لفظ کے مخالف معنی دینے والے لفظ کو متضاد کہا جاتا ہے مندرجہ ذیل متضاد الفاظ پرغور کریں۔

الفاظ	متضاد
انسان	حیوان
ابتداء	انتہاء
ادنیٰ	اعلیٰ
اندھیرا	اُجالا
بر	بحر
بہار	خزاں
بیوقوف	عقلمند
پیر [بوڑھا]	جوان
جاہل	عالم
جفا	وفا
حیات	ممات

حلال	حرام
خشکی	تری
سردی	گرمی
صلح	لڑائی
کالا	گورا
دوست	دشمن
غریب	امیر
اونچا	نیچا
صفائی	گندگی
مومن	کافر
قدیم	جدید
مد	جزر

تمرین

مندرجہ ذیل الفاظ کے متضاد لکھیں :-

دور۔نفع۔کمی۔لائق۔کمال۔نیک بخت۔نظم۔شہرت۔زرخیز۔رحم دلی۔سہاگن۔مایوسی

ہم آواز الفاظ

سوال :: ہم آواز الفاظ کسے کہتے ہیں؟

جواب :: چند ہم آواز الفاظ درج ذیل ہیں ان پرغور کریں اگر ہر لفظ کا تلفظ صحیح ادا نہیں کیا جائیگا تو معنی بگڑ جائیں گے۔

آم	عام
اثر	عصر
ارض	عرض
الم	علم
باد	بعد
بسر	بصر
مامور	معمور
حلال	ہلال
نظر	نذر
سفر	صفر
شیر	شعر

نظیر	نذیر
دانا	دانہ
صدا	سدا
عرب	ارب
نقطہ	نکتہ
قمر	کمر
ہال	حال

ضرب الامثال

سوال: ضرب المثل کیا ہوتی ہے؟

جواب: کسی خاص موقعہ اور محل کے لئے ایک جملہ بنالینا ضرب المثل کہلاتا ہے۔ مثلاً ''ایک انار سو بیمار'' یہ مثال اس وقت بیان کی جاتی ہے جب چیز تھوڑی ہو اور ضرورتمند زیادہ ہوں۔ چند ضرب الامثال درج ذیل ہیں۔

ضرب الامثال	مفہوم
آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا	ایک مصیبت سے نکلا اور دوسری میں پھنس گیا
اندھیر نگری چوپٹ راجا	جس گاؤں ملک میں بدانتظامی ہو
ایک تو کڑوا دوسرے نیم چڑھا	انسان پہلے ہی برا ہو اور بری صحبت مل جائے
اپنی اپنی ڈفلی اپنا اپنا راگ	جب قوم میں اتفاق نہ ہو اور ہر کوئی اپنی اپنی بات کہہ رہا ہو
اب پچھتاتے کیا ہو جب چڑیاں چگ گئیں کھیت	وقت پر کام نہ کرنا اور بعد میں پچھتانا کچھ فائدہ نہیں دیتا
الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے	قصور خود کرنا اور دوسروں پر ناراض ہونا
اپنی گلی میں کتا بھی شیر ہوتا ہے	اپنے علاقے میں کمزور بھی بہادر بنتا ہے

مفہوم	ضرب الامثال
کوئی کام وقت سے پہلے نہ کرنا بلکہ مصیبت آنے پر شروع کرنا	آگ لگنے پر کنواں کھودنا
جھگڑا ایک طرف سے نہیں بلکہ دونوں طرف سے ہوتا ہے	ایک ہاتھ سے تالی نہیں بجتی
اپنی تعریف خود کرنا	اپنے منہ میاں مٹھو بننا
اتفاق میں ہی برکت ہوتی ہے۔	ایک اور ایک گیارہ
جب کوئی خطرے والا کام شروع کیا ہے تو تکلیفوں سے کیا ڈرنا ہے	اوکھلی میں دیا سر تو موسل سے کیا ڈر
اپنے ہاتھ سے اپنا نقصان کرنا	اپنے پاؤں میں آپ کلہاڑی مارنا
مایوس ہو جانا	اپنا سا منہ لے کر رہ جانا
اپنا عیب دیکھ کر شرمانا	اپنے گریبان میں منہ ڈالنا
مصیبت کے وقت کام آنا	آڑے وقت میں کام آنا
برے اور بد آدمی کی کوئی بات اعتبار کے قابل نہیں ہوتی	اونٹ رے اونٹ تیری کون سی کل سیدھی

ضرب الامثال	مفہوم
ایک مچھلی سارے تالاب کو گندا کرتی ہے	ایک برا آدمی سارے ماحول کو خراب کر دیتا ہے
ایک میان میں دو تلواریں نہیں رہ سکتیں	دو ہم پیشہ متفق نہیں ہو سکتے
آپ بھلے تو جگ بھلا	انسان خود نیک ہو تو تمام لوگوں کی اچھائی ہی نظر آتی ہے
آفتاب کو چراغ دکھانا	کسی عقلمند کو مشورہ دینا
بھینس کے آگے بین بجانا	بیوقوف کے آگے عقل کی باتیں کرنا
پانچوں انگلیاں برابر نہیں	تمام لوگ ایک جیسے نہیں ہوتے
پھونک پھونک کر قدم رکھنا	بڑی احتیاط سے کام کرنا
پیاسا کنویں کے پاس جاتا ہے نہ کہ کنواں پیاسے کے پاس	ضرورتمند ضرورت پوری کرنے والے کے پاس جاتا ہے نہ کہ ضرورت پوری کرنے والا ضرورت مند کے پاس
جاگے گا سو پاوے گا۔ سوئے گا سو کھوئے گا	راتوں کو جاگ کر محنت کرنے والا کامیاب ہوتا ہے اور سونے والا ناکام

مفہوم	ضرب الامثال
اپنی طاقت اور حیثیت کے مطابق خرچ کرو	جتنی چادر ہو اُتنے پاؤں پھیلاؤ
جتنی محنت زیادہ کروگے اتنا ہی پھل زیادہ پاؤ گے	جیسا کروگے ویسا بھروگے
چور اپنی حرکتوں سے پہچانا جاتا ہے	چور کی داڑھی میں تنکا
ضرورت پیش آنے پر انسان کوئی نہ کوئی تدبیر کر لیتا ہے	ضرورت ایجاد کی ماں ہے
ذرا بھی اثر نہ ہونا	کان پر جوں نہ رینگنا
ناتجربہ کار سے ہی نقصان پہنچتا ہے	نیم حکیم خطرہ جان ۔نیم ملاّ خطرہ ایمان
زندگی رہی تو ملاقات ہوگی	یار زندہ صحبت باقی
ابھی منزل مقصود بہت دور ہے	ہنوز دلّی دور است

محاورات

سوال: محاورہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: بات چیت بول چال کومحاورہ کہتے ہیں۔اصطلاح میں وہ جملہ جسے اہل زبان نے کسی خاص مفہوم کے لئے مخصوص کر لیا ہو۔ کچھ محاورے نیچے لکھے جاتے ہیں ان پرغور کریں۔

محاورہ	مطلب	جملے میں استعمال
آسمان پر دماغ ہونا	مغرور متکبر ہونا	ہمارے محلے کے ایک لڑکے کو جب سے میڈیکل (طب) میں داخلہ ملا ہےاُس کا دماغ آسمان پر پہنچ گیا ہے
اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارنا	خود اپنا نقصان کرنا	میرا ہم جماعت رشید سالانہ امتحان میں فیل ہوگیا حقیقت میں اُس نے اپنا وقت ضائع کر کے اپنے پاؤں پر کلہاڑی ماری
باغ باغ ہونا	خوش ہونا	جامعہ احمدیہ قادیان کی خوبصورتی دیکھ کر دل باغ باغ ہوگیا
چُلّو بھر پانی میں ڈوب مرنا	بہت زیادہ شرمندہ ہونا	کرکٹ ٹیم بری طرح سے ہار گئی اور کیپٹن چُلّو بھر پانی میں ڈوب مرا
بال بال بچنا	مشکل سے بچنا	بس کا حادثہ ہوا۔میرا دوست خورشید بال بال بچ گیا

تمرین

استاد طلبہ کو مندرجہ ذیل محاورں میں سے ہر روز کم از کم دس محاورں کو جملوں میں استعمال کرنا سکھائے اور کاپیوں پر لکھوائے۔

محاورات	مطلب
آب دیدہ ہونا	آنکھوں میں آنسوں بھر جانا
آب ودانہ اٹھنا	رزق اٹھنا، موت آنا، سفر پیش آنا۔
آب وہوا راس آنا	کسی مقام کے موسم یا پانی اور ہوا کا موافق ہونا
اپنا سا منہ لے کر رہ جانا	شرمندہ ہونا
اپنا اُلّو سیدھا کرنا	کسی کو بیوقوف بنا کر اپنا کام نکالنا
اپنے حق میں کانٹے بونا	نقصان پہنچانے والی بات کرنا
آسمان زمین کے قلابے ملانا	بڑی شیخی بگھارنا
آگ لگا کر پانی لے کر دوڑنا	جھگڑا پیدا کر کے ظاہراً اُسے دور کرنے کی کوشش کرنا
آگ میں تیل ڈالنا	جھگڑے کو بڑھانا
آستین کا سانپ	ہر وقت کا دشمن
آڑے آنا	مصیبت میں کام آنا

محاورات	مطلب
آنکھ بدلنا	بے رخی سے پیش آنا
آنکھیں بچھانا	تواضع کرنا
آنکھیں ٹھنڈی ہونا	خواہش پوری ہونا
آنکھیں پتھرانا	بہت انتظار کرنا یا قریب المرگ ہونا
آنکھیں چار ہونا	آمنے سامنے ہونا۔
آنکھیں روشن کرنا	ملاقات ہونے پر خوش ہونا
آنکھیں آنا	آنکھ دکھنے لگنا
آنکھوں میں چربی چھانا	لاپرواہ ہونا
آنکھوں کا تارا ہونا	پیارا ہونا
آنکھیں کھلنا	ہوش آنا
آنکھیں لڑنا	فریفتہ ہونا
آنکھ لگنا	نیند آنا
آنکھوں سے خون برسنا	غصہ میں آنکھیں لال ہونا
آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جانا	حیران رہ جانا
انگلی اٹھنا	باعث بدنامی ہونا

محاورات	مطلب
انگلی کانوں میں دینا	کسی کی بات سننی نہ چاہنا
انگلی دانتوں میں دبانا	تعجب کرنا
ایک لاٹھی سے سب کو ہانکنا	سب کے ساتھ یکساں سلوک کرنا
اینٹ سے اینٹ بجادینا	برباد کردینا
بال بیکا ہونا	نقصان پہنچنا
بال کی کھال کھینچنا	بہت ہی چھان بین کرنا
بول بالا ہونا	ترقی پانا
بغلیں بجانا	خوش ہونا
بیڑا اٹھانا	ذمہ داری لینا
بیل منڈھے چڑھنا	کام بننا
پاپڑ بیلنا	مصیبت برداشت کرنا
پرانے مردے اکھاڑنا	پرانی باتوں کو پھر سے تازہ کرنا
پھول جھڑنا	اچھی باتیں کرنا
پھولے نہ سمانا	بہت زیادہ خوش ہونا
پاؤں باہر نکالنا	حد سے باہر ہونا۔[آوارہ ہونا]

محاورات	مطلب
پاؤں پھیلانا	حد سے باہر ہونا
پاؤں پھونک پھونک کر رکھنا	احتیاط سے کام لینا
تارہ گننا	جاگ کر رات کاٹنا
ترقی تمام ہونا	کام تمام ہونا
تھالی کا بیگن	چاپلوس آدمی
تین تیرہ ہونا	پریشان ہونا۔متفرق ہونا
جامہ سے باہر ہونا	زیادہ غصّہ ہونا
جان جوکھوں میں پڑنا	خطرہ میں پڑنا
جان میں جان آنا	اطمینان ہونا
جلے پر نمک چھڑکنا	تکلیف پر تکلیف دینا
جل بھن کر کباب ہو جانا	غصّہ زیادہ ہونا
جوتے میں دال بٹنا	کسی خاندان کی باہمی نا اتفاقی
جنگل میں منگل ہونا	ویرانے میں عیش وعشرت کا سامان ہونا
چُلّو بھر پانی میں ڈوب مرنا	بہت زیادہ شرمندہ ہونا
چھاتی پر سانپ لوٹنا	حد سے زیادہ جلنا

مطلب	محاورات
بہت پریشان ہونا	چھٹی کا دودھ یاد کرنا
خوف سے چہرہ کا رنگ پھیکا پڑنا	چہرے پر ہوائیاں اڑنا
پریشان یا بدحواس ہونا	چھکے چھوٹ جانا
خوب ٹھگنا	حجامت بنانا
کچھ نہ کھانے دینا	حلق کا داروغہ ہونا
اپنی بھلائی چاہنا	حلوے مانڈے سے کام
انصاف کی بات کہنا	خدا لگتی کہنا
ناممکن باتیں سوچنا	خیالی پلاؤ پکانا
بہت زیادہ برافروختہ ہونا	خون جوش کھانا
بے مروّت ہونا۔	خون سفید ہونا
کھٹکے کی بات ہونا۔	دال میں کالا ہونا
بڑی بات کو مختصر کہنا۔	دریا کو کوزے میں بند کرنا
ہرا دینا۔	دانت کھٹے کرنا
بے اختیار آنسوں بہہ پڑنا۔	دل بھر آنا
دل میں جگہ بنانا۔	دل میں گھر کرنا

مطلب	محاورات
مصیبت میں پڑ جانا۔	دن کو تارے نظر آنا
خوب کوشش کرنا۔	دوڑ دھوپ کرنا
دھوکا دینا۔	سبز باغ دکھانا
سکتہ میں رہنا۔	سانپ سونگھ جانا
گھمنڈ کے ساتھ چلنا۔	سینہ تان کر چلنا
نصیب جاگنا۔	ستارہ چمکنا
کوئی انوکھی بات کہنا۔	شگوفہ چھوڑنا
سوچ میں پڑنا۔	شش و پنج میں پڑنا
کسی بھید کا کھل جانا۔	طشت از بام ہونا
شہرت ہونا۔	طوطی بولنا
بے مروّت ہونا۔	طوطا چشم ہونا
ہوش میں آنا۔	عقل کے ناخن لینا
عقل ماری جانا۔	عقل پر پتھر پڑنا
بہت زیادہ انتظار کے بعد ملنا۔	عید کا چاند ہونا
غم دور کرنا۔	غم غلط کرنا

مطلب	محاورات
بہت زیادہ شوروغل کرنا	قیامت اٹھانا
جہاں دیدہ ہونا	گھاٹ گھاٹ کا پانی پینا
زیادہ خوشی منانا	گھی کے چراغ جلانا
کسی کی قوّت تسلیم کرنا	لوہا ماننا
مشکل کام کرنا	لوہے کے چنے چبانا
سخت محنت کرنا	لہو پانی ایک کرنا
صدمہ سے افسردہ ہوجانا	لہوخشک ہوجانا
رشوت لینا یا دینا	مٹّھی گرم کرنا
مدد کرنا	ہاتھ بٹانا
گھبرا جانا	ہاتھ پاؤں پھول جانا
بدحواس ہونا	ہاتھوں کے طوطے اڑنا
مرنے کو تیار ہونا	ہتھیلی پر سر لئے پھرنا
جلد بازی کرنا	ہتھیلی پر سرسوں جمانا
نہایت سنّاٹا	ہُو کا عالم
جلدی میں ہونا	ہوا کے گھوڑے پر سوار ہونا
ملنا۔حاصل کرنا	ہاتھ آنا

علاماتِ تحریر

عزیز طلبا اُردو میں جب کوئی عبارت لکھیں تو مندرجہ ذیل علامات کو ملحوظ رکھیں ورنہ لکھتے اور پڑھتے وقت عبارت کا مفہوم بگڑ جائے گا۔

ایک کہانی مشہور ہے کہ ایک آدمی جیوتشی کے پاس گیا اور پوچھا کہ میرے گھر لڑکا ہوگا یا لڑکی۔جیوتشی نے کہہ دیا :

" لڑکا نہ لڑکی "

سائل نے اُس کے کہنے سے یہ سمجھ لیا کہ لڑکا ہوگا لڑکی نہ ہوگی۔کچھ عرصہ کے بعد لڑکی پیدا ہوئی تو وہ جیوتشی کے پاس گیا۔جیوتشی نے کہا کہ مَیں نے بھی تو یہی کہا تھا لڑکا نہ، لڑکی، کہ لڑکا نہیں ہوگا بلکہ لڑکی ہوگی۔دوسری مثال یہ ہے کہ جیسے کہا جائے :

(۱) روکو، مت جانے دو۔

اس جملے کا مطلب یہ ہے کہ جانے والوں کو روکو، انہیں جانے نہ دو۔

(۲) روکو مت، جانے دو۔

مطلب بالکل برعکس ہوگیا کہ روکو نہیں، جانے دو۔

اگر آپ کسی کتاب کا درس دیتے وقت یا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ پڑھ کر سناتے وقت ان علامات کو پیش نظر نہیں رکھیں گے، تو سامعین کچھ نہ سمجھ سکیں گے۔

علامات

اردو نام	انگریزی نام	علامت
وقفہ	Full Stop	۔
سکتہ یا وقفِ خفیف	Comma	،
سوالیہ	Note of interrogation	؟
علامتِ تعجب	Note of exclamation	!
تفصیلیہ	Colondash	–!
علامتِ نقاط		....
قوسین	Brackets	( ) یا { }
علاماتِ اقتباس	Inverted commas	“ ”
علامتِ تخلص		ؔ
علامتِ الخ		الخ

(۱) علامتِ وقف (وقفہ)(-) یہ نشان وہاں لگایا جاتا ہے، جہاں جملہ ختم ہوجاتا ہے،اور پڑھتے وقت یہاں ٹھہرنا ضروری ہے۔

(۲) علامتِ وقف خفیف (،):: اس کا نشان الٹا واؤ ہوتا ہے۔ یہ علامت ایک جملے کے الفاظ یا چھوٹے چھوٹے مرکبات کے درمیان لگایا جاتا ہے۔عبارت پڑھتے وقت اس نشان پرتھوڑا رکنا چاہیئے۔مثلاً:: زکوۃ ہر صاحبِ حیثیت مسلمان پر فرض ہے، جو مال، نقدی، سامانِ تجارت، مویشیوں، پھلوں اور زرعی پیداوار میں سے نصاب کے مطابق ادا کرنی ہوتی ہے۔

(۳) علامت سوال (سوالیہ نشان)(؟) :: اردو میں اس کا رُخ دائیں طرف اور انگریزی میں بائیں طرف ہوتا ہے۔سوالیہ جملے کے آخر پر یہ نشان لگایا جاتا ہے۔ مثلاً:: کب آئے؟ کیوں آئے؟ آنے کا مقصد کیا ہے؟

(۴) علامت تعجب (!) اس نشان کو علامت تعجب کہا جاتا ہے۔مگر یہ مندرجہ ذیل مقاصد کے لئے بھی لگایا جاتا ہے۔مثلاً۔

(۱)	تعجب کے لئے	:	وہ کیسا عجیب آدمی ہے!
(۲)	افسوس کے لئے	:	افسوس! وہ فیل ہوگیا!
(۳)	تحسین کے لئے	:	شاباش! تم امتحان میں اوّل آئے۔
(۴)	نِدا کے لئے	:	اے لوگو! خدا سے ڈرو۔
(۵)	خطاب کے بعد	:	بخدمت حضرت امیر المؤمنین!

(۶) تمنا کے بعد : کاش! میں ایک اچھا اور باعمل عالم بن جاتا

(۵) علامت تفصیلیہ (:-) یہ نشان اوپر نیچے دو نقطے لگا کر ان دونوں کے درمیان میں بائیں طرف ایک چھوٹی سی لکیر کھینچ دی جاتی ہے۔ جب کسی بات کی وضاحت کرنا مقصود ہوتو یہ نشان لگایا جاتا ہے۔ کبھی صرف لکیر ہی کھینچ دی جاتی ہیں (-) اور کبھی صرف دو نقطے لگا دیئے جاتے ہیں۔ اس کے استعمال کے مواقع درج ذیل ہے۔ مثلاً::

☆...... سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

☆...... قادیان کے تین اہم مقدس مقامات یہ ہیں :-

مسجد مبارک بیت الدُّعا بہشتی مقبرہ

عموماً کسی قاعدے یا اصول کو تحریر کرنے کے بعد ''مثلاً'' یا ''جیسے'' لکھا جاتا ہے۔ اگر ان دونوں میں سے کوئی نہ لکھا جائے تو علامت تفصیلیہ لگانی ہوگی۔ مثلاً :

(الف) فعل وہ ہے جو اپنے معنی دینے میں اکیلا کافی ہو، اور تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ اس میں پایا جائے : وہ جاتا ہے۔

(ب) عذاب الٰہی سے بچنے کے لئے نبی کا بیٹا ہونا ہی کافی نہیں : حضرت نوحؑ کے بیٹے کو ہی دیکھ لیں۔

(۶) علامتِ نقاط (......) :: جملے میں اگر کسی بات کا ذکر کرنا مقصود یا مناسب نہ ہو تو اس کی جگہ نقطے لگا دیئے جاتے ہیں۔ مثلاً زید نے تحریک جدید کی مدّ میں ......روپے چندہ دیا۔ (۲) پاکستان میں صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام کے ساتھ رضی اللہ عنہ لکھنا

منع ہے اس لئے احمدی احباب حضرت مولانا نورالدین صاحب......لکھتے ہیں۔

(۷)علامتِ قوسین ( ) ::قوس کمان کو کہتے ہیں کیونکہ یہ علامت دو کمانوں کی طرح ہوتی ہے۔اس لئے قوسین کہا جاتا ہے۔اس کا دوسرا نام ’’خطوط وحدانی‘‘ بھی ہے۔یہ علامت جملہ معترضہ یا کسی کی تشریح کے لئے استعمال ہوتی ہے۔مثلاً عنایت کا بھائی شریف (اللہ انہیں جنّت نصیب کرے) بڑا بہادر انسان تھا۔اس جملے میں عنایت کے بھائی شریف کی بہادری کا ذکر کیا گیا ہے۔جملہ معترضہ جس کا اصل مضمون سے تعلق نہیں (اللہ انہیں جنّت نصیب کرے) قوسین میں تحریر کیا گیا ہے۔

(۲)مکّہ مکرّمہ (سعودی عرب) میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے۔اس مثال میں مکہ مکرمہ کے مزید تعارف کے لئے (سعودی عرب) قوسین میں لکھا گیا جس کا اصل عبارت سے کوئی تعلق نہیں۔

(۸)علامت اقتباس (’’ ‘‘) اس بات کا نشان ہوتی ہے کہ مضمون نگار جب کسی دوسرے کی بات یا الفاظ اپنے مضمون میں لکھتا ہے تو ان الفاظ کے شروع میں دو واؤ (’’) اور آخر میں دو الٹی واؤ (‘‘) لگاتا ہے تاکہ علم ہو سکے کہ یہ مضمون نگار کے اپنے الفاظ نہیں ہیں۔مثلاً سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں :-

’’اَیُّھَا النَّاظِرِین !انصافاً اور ایماناً سوچو کہ آج کل اسلام کیسے تنزل کی حالت میں ہے‘‘ (اربعین نمبر۴)

☆...... علامت اقتباس یا واوین شاذ طور پر کسی لفظ یا جملے کی اہمیت یا تفصیل بیان

کرنے کے لئے بھی لگائی جاتی ہے۔مثلاً :-

(۱) جماعت احمدیہ کی ذیلی تنظیمات میں ''مجلس خدّام الاحمدیہ'' ریڑھ کی حیثیت رکھتی ہے۔

(۲) محمود نے اپنا چندہ ''حصّہ آمد'' ادا کر دیا ہے۔

(۳) بھارت کا دارالحکومت ''دہلی'' ترقی یافتہ شہر ہے۔

(۹) علامت تخلص (ؔ) یہ نشان تخلص یا اسم معرفہ پر لگایا جاتا ہے۔مثلاً: اسداللہ خان غالبؔ، اسداللہ خان نام ہے، غالب تخلص ہے اور اس پر علامت تخلص لگائی گئی ہے۔

(۱۰) علامتِ الخ :: جب مصنف نے کسی عبارت کو مکمل نہ لکھنا ہو بلکہ صرف اشارہ کرنا ہو تو وہ عبارت کا پہلا فقرہ لکھ کر آگے ......الخ لکھ دیتا ہے۔اس کا مطلب یہ ہوتا ہے الی الآخر یعنی آخر تک ۔اس سے سننے والا سمجھ جاتا ہے، اور پڑھنے والا حوالہ نکال کر دیکھ لیتا ہے۔مثلاً سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا :

''سواے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو'' ......الخ۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد ۱۹، صفحہ ۱۵)

❁❁❁❁❁